ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 17 ستمبر 2010ء | 07 شوال 1431 ہجری قمری ۞ 17 تبوک 1389 ہجری شمسی | شمارہ 38

تجارت کی کثرت

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قبل خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا اور تجارت کثرت سے ہوجائے گی یہاں تک کہ عورت بھی تجارت میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی۔

(مستدرک حاکم۔ جلد 4 صفحہ 493۔ حدیث نمبر 8378)

امسال پہلی بار گنی بساؤ کی زبان پرتگیز کریول میں قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے تراجم قرآن کریم کی تعداد 70 ہوگئی۔

امسال 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 28 زبانوں میں 38 لاکھ 30 ہزار 602 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ لندن سے روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کی جلد 13 تا 23 کی طباعت۔ مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طباعت۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی خریداری میں اضافہ کی تحریک۔

امسال 626 نمائشوں اور بکسٹالز کے ذریعہ 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔

521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔

چینی ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک اور عربک ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا مختصر تذکرہ۔

ایم ٹی اے العربیہ کے نیک اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی پاک تبدیلیوں کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کے خطاب کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(چھٹی قسط)

تراجم قرآن کریم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم کی کل تعداد 69 تھی۔ اور دوران سال مزید ایک ترجمہ شائع ہوا ہے اور اب تعداد 70 ہوگئی ہے۔ یہ ترجمہ گنی بساؤ (Guinea Bissau) میں استعمال ہونے والی زبان Portuguese Kriol میں ہوا۔ اس ترجمہ کی تکمیل میں 9 سال کی محنت شامل ہے۔ نفامارا گسامالا صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ یوروبا زبان میں ترجمہ ری پرنٹ ہوا ہے۔ جزوی ترجمہ قرآن تین زبانوں میں ہوا ہے۔ (برمی (میانمار) جاوانیز اور ماؤرے میں) جو چھپ چکے ہیں اور بقیہ حصوں پر کام ہو رہا ہے۔

نیز اس سال پہلی دفعہ عبرانی زبان میں پہلی تین سورتوں (سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور آل عمران) کا ترجمہ طبع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ کبابیر سے موسیٰ اسعد عودہ صاحب نے کیا ہے۔

اس کے علاوہ پندرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ٹائپ سیٹنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔

اشاعت لٹریچر

حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح کافی لٹریچر جماعت نے شائع کیا ہے۔ فولڈرز ہیں، لٹریچر ہے، کتب ہیں جن کے ترجمے ہوئے ہیں۔ 55 ممالک کی موصولہ رپورٹ کے مطابق 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں۔ جن کی کل تعداد 38 لاکھ 30 ہزار 602 ہے۔ جن زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا وہ عربی، اردو، انگریزی، فرنچ، ہندی، پنجابی، تامل، چینی، ڈینش، سنہازا، فی البو، پرتگیزی، مینڈیکا، افولا، وولف، جرمن، ہاؤسا، یوروبہ، بنگلہ، بوسنین، سپینش، فارسی، سواحیلی، سویڈش وغیرہ ہیں۔

اسی طرح قرآنِ کریم کے ترجمے ری پرنٹ ہو رہے ہیں۔ روحانی خزائن کا مکمل سیٹ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جو ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوگیا ہے اور بک سٹال پہ دستیاب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال دیگر اہم کتب جو ہیں ان میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں عربی زبان میں نجم الہدیٰ، منن الرحمٰن، اور حقیقۃ الوحی شائع ہوئی ہیں۔ الاستفتاء کا اردو ترجمہ بھی طبع ہوا ہے۔ منہاج الطالبین، تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک جلد نمبر 2، سیرت المہدی جلد اوّل اور دوئم، تاریخ احمدیت کی جلد نمبر 19، خطباتِ ناصر جلد نمبر 5-6 اور 10۔ الوصیت اڑیہ اور کنڑ زبان میں پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ سیرت خاتم النبیین جو ایک بہت اہم کتاب ہے یہ ہادی علی چودھری صاحب نے اس کو مرتب کیا ہے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو جلد اوّل اور دوئم لکھی تھی اسی بنیاد پر ان کے کچھ نوٹس تھے، ان کو آگے پھر پھیلایا ہے۔ اور یہ ایک بڑا اچھا اضافہ ہے۔ اور وہ چھپ کے تیار ہوگئی ہے۔ سٹور میں available ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا تعارف انگریزی زبان میں شائع ہوا ہے۔ اسی طرح جو مختلف کتابیں شائع ہو رہی ہیں کچھ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے بھی احادیث کی کتابیں شائع ہوئی ہیں اور نظارتِ اشاعت کی طرف سے بھی۔ شرح بخاری جلد نمبر 5، صحیح مسلم جلد نمبر 5، 6، 7 یہ نور فاؤنڈیشن نے شائع کئے ہیں۔ انوار العلوم کی جلد نمبر 20، 21 فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے۔ اسی طرح تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، دافع البلاء سواحیلی میں۔ تحفۃ الندوۃ انگریزی زبان میں اور اسی طرح اور مختلف کتابیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو دورانِ سال طبع ہوئی ہیں، مختلف زبانوں میں ان میں حقیقۃ الوحی کا عربی ترجمہ ہوا ہے۔ الاستفتاء کا عربی حصہ کا اردو ترجمہ ہوا ہے۔ پیغامِ صلح کا فرنچ ترجمہ ہوا ہے۔ الوصیت اڑیہ اور کنڑ اور سویڈش میں، سچائی کا اظہار انگریزی اور سواحیلی میں، برکات الدعا سواحیلی میں، دافع البلاء سواحیلی میں، ضرورت الامام بوسنین میں، مسیح ہندوستان میں بوسنین میں، تحفۃ الندوہ انگریزی میں، گناہ سے نجات کیونکر ممکن ہے بوسنین میں۔

حضور نے دیگر بہت سی کتب جن کے ترجمے ہو چکے ہیں اور نظرِ ثانی یا طباعت وغیرہ کے مراحل میں ہیں ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نزول المسیح کا عربی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔ تریاق القلوب عربی زبان میں، لیکچر لدھیانہ رشین زبان میں، لیکچر لاہور رشین زبان میں، الوصیۃ رشین زبان میں، اسی طرح مثلاً براہینِ احمدیہ کا کافی عرصے سے ترجمہ ہو رہا ہے۔ فتح اسلام، سبز اشتہار سواحیلی اور سپینش میں۔ توضیح مرام انڈونیشین میں، ازالہ اوہام انگریزی اور

انڈونیشین میں، آسمانی فیصلہ انڈونیشین اور سواحیلی میں، آئینہ کمالاتِ اسلام عربی حصہ کا اردو ترجمہ کمپوز ہو رہا ہے۔ برکات الدعا جرمن، ہندی، انڈونیشین میں۔ حجۃ الاسلام سواحیلی میں، شہادۃ القرآن، تحفۂ بغداد، حمامۃ البشریٰ وغیرہ بہت ساری کتب کے مختلف زبانوں میں انڈونیشین اور کرغیز اور سواحیلی وغیرہ میں ترجمے ہو رہے ہیں۔ یہ تقریباً 49 کتب ہیں جن کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ اس سال پہلی دفعہ بوسنین زبان میں منتخب آیات قرآن کریم، منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تھائی زبان میں منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ 14 زبانوں میں ان کی آڈیو سی ڈیز تیار ہوگئی ہیں۔ بوسنین، رومینین، جرمنی، مینڈے، سپینش، تھائی، انگریزی، بنگلہ، ازبک، سواحیلی، کیکامبا، میڈنکا، جولا، بیتے۔ منتخب آیات قرآنِ کریم کی گیارہ زبانوں میں۔ منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سات زبانوں میں، منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سات زبانوں میں۔

حضورانور نے فرمایا کہ تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ آٹھ جلدوں میں طبع ہوگیا تھا۔ اس سال نویں جلد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آ گئی ہے اور available ہے۔ اور اسی طرح مختلف زبانوں میں کافی کتب آ گئی ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز

حضورانور نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے بارہ میں فرمایا کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز وہ رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دور میں شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اپنی خلافت کے آغاز میں اس کے بارے میں تحریک کی تھی کہ اس کی خریداری بڑھنی چاہئے۔ لیکن کچھ توجہ پیدا ہو کے پھر کم ہوگئی۔ اور اب بھی بہت کم تعداد میں یہ رسالہ لیا جاتا ہے۔ اس طرف توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جماعتوں کو چاہئے کہ اس طرف توجہ دیں اور اس کی خریداری میں اضافہ کریں۔

حضور نے فرمایا کہ امریکہ میں مثلاً صرف 118 خریدار ہیں۔ کینیڈا کے باقاعدہ خریدار صرف 5 ہیں۔ امریکہ کینیڈا کی طرف سے تو کم از کم پانچ سو اور ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اور بھی ممالک جہاں انگریزی پڑھی جاتی ہے ان کو چاہئے اس کی تعداد بڑھائیں۔ افریقہ میں دو ہزار کی تعداد میں یہ شائع ہوتا ہے۔ اور 495 خریدار ہیں۔ افریقن ممالک کے لئے غانا سے شائع ہوتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہاں خریداری بڑھائیں۔ نائیجیریا سے بھی شائع ہو رہا ہے۔ انڈیا سے بھی 2400 کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ یوکے میں شائع ہوتا ہے لیکن خریدار یہاں بہت کم ہیں صرف 33۔ ان کو بھی چاہئے کہ اپنی خریداری بڑھائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک زمانے میں اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائی تھی۔ گو کہ مختلف ذریعے سے اب جماعتی لٹریچر پہنچتا ہے، لیکن ریویو آف ریلیجنز کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں شروع ہوا تھا اور آپ کی خواہش تھی کہ اس کی خریداری بڑھے، اس لئے جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اب تک اس رسالے کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمائے کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا تو یہ واقعہ سلسلے کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوان مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالے کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں“۔ فرمایا کہ ”جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشاء کے مطابق میرے اغراض میں مدد دے گا، امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا“۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر اس رسالے کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور ابھی تک وہ تعداد حاصل نہیں ہو رہی۔ اور کیونکہ انٹرنیٹ پر آنا شروع ہوگیا ہے اس لئے لوگ مزید اس طرف عدمِ توجہ کر رہے ہیں۔

نمائشیں، بک سٹالز

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال 626 نمائشوں کے ذریعہ 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس کے بعض واقعات بیان کرتا ہوں۔ حضور نے جاپان سے موصولہ رپورٹ کے حوالہ سے فرمایا کہ چونکہ امسال جاپان کے بک فیئر کا موضوع سعودی عرب تھا اس لئے سعودی عرب کے بہت سے لوگ روزانہ یہاں آتے رہے۔ اور جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے اشعار سنائے جاتے اور القصائد الاحمدیہ تحفے کے طور پر پیش کی جاتی تو غیر معمولی خراجِ تحسین پیش کرتے۔ اسی طرح رسالہ التقویٰ، حضرت مسیح موعود کا پیغام حضور کے الفاظ میں اور اہلِ عرب کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق لٹریچر انہیں پیش کیا جاتا۔ بک فیئر کے دوران جاپان میں متعین سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کر کے درثمین عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ’اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل‘ پیش کی گئی۔ اور یہ کتب پیش کرتے وقت تعارف کے طور پر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دو عربی اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبانی بھی سنائے گئے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنی جیب سے عینک نکال کر درثمین عربی کے اشعار دیکھنے شروع کئے کہ اتنے میں قریب کھڑے ہوئے ان کے سیکرٹری تیزی سے ان کے پاس آئے اور ان کو کتابیں لینے سے منع کیا۔ لیکن سفیر صاحب نے جو عربی درثمین ملاحظہ کر رہے تھے بے ساختہ فرمایا کہ لَا لَا، هٰـذَا جَـمِيْلٌ جَيِّـد۔ نہیں نہیں یہ بہت خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے دونوں کتابیں لے لیں۔ جاپان سے ہی رپورٹ ہے کہ بک سٹال کے تیسرے دن ہمارے ایک داعی الی اللہ ایک جاپانی کو قرآن کریم کا تعارف کروا کر قائل کر رہے تھے کہ اسے پڑھیں اور خریدیں۔ اس جاپانی دوست نے پوچھا کہ اس کی قیمت کتنی ہے۔ عصمت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ جاپانی کرنسی میں عام بک سٹورز پر پانچ ہزار ہے لیکن ہم نے دو ہزار مقرر کی ہے۔ وہ جاپانی کہنے لگا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ اگر بیس ین (Yen) ہو تو مَیں سوچ سکتا ہوں کہ خریدوں۔ یہی جاپانی ڈیڑھ دو گھنٹے بعد واپس آیا اور کہنے لگا عصمت اللہ صاحب کدھر ہیں، اس طرح میری ان سے بات ہوئی تھی۔ اور مَیں نے بڑی غلطی کی ہے جو قرآن کریم جیسی کتاب کے بارے میں ایسے کہا۔ مَیں اپنی گستاخی پر معافی مانگتا ہوں اور دو ہزار ین میں اسے خرید رہا ہوں۔ تو جب عصمت اللہ صاحب آئیں تو انہیں ضرور بتا دیں۔ پھر اس طرح کے بہت سارے تبصرے ہیں بک سٹالز کے بارے میں۔

اخبارات کے ذریعہ تبلیغ

حضور انور نے فرمایا کہ اخبارات میں بھی جماعت کی خبریں اور آرٹیکلز وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر 521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد تقریباً 23 کروڑ 44 لاکھ 50 ہزار بنتی ہے۔

چینی ڈیسک

حضورانور نے چینی ڈیسک کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ 1990 میں شائع ہوا تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ چین میں بعض لائبریریوں کو جماعتی لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان کی طرف سے شکریہ کے خطوط آئے، چین میں مختلف لوگوں سے خط و کتابت کے ذریعے روابط قائم ہو رہے ہیں اور وہ جماعت کے قریب آ رہے ہیں۔ چینی ڈیسک کی طرف سے منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آڈیو ریکارڈ کر کے سی ڈی تیار کی گئی ہے اور تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک

اس ڈیسک کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کے بنگلہ ترجمہ کا کام مکمل ہوگیا ہے۔ اور امسال اس پر نظر ثانی کر کے بنگلہ دیش بھجوایا جائے گا۔ دعوۃ الامیر کا بھی ترجمہ مکمل ہوگیا ہے۔ اور ایک پروگرام ایم ٹی اے پر جاری ہے بنگالی میں جس کے بیس پروگرام ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ مختلف کتابوں کے ترجمے اور خطبات کے ترجمے مختلف کام بنگلہ ڈیسک کر رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک

مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹ کے ترجمے کئے جا رہے ہیں، فرنچ ڈیسک اس کے ترجمے پر نظر ثانی کرتا ہے اور ان کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔ پیغامِ صلح، Message of love & brotherhood for Africa، اور دوسرے خطبات وغیرہ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ دو ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ پیغامِ صلح کا اور Message of love & brotherhood for Africa کا۔ باقی مختلف کتابوں کے ترجمے دیکھے جا رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

حضور نے فرمایا کہ اس ڈیسک کے تحت ٹرکش ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کا کام جاری ہے اور اب تک بیس پاروں کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اسی طرح ان کے 16 پروگرام ایم ٹی اے پر ریکارڈ کئے گئے۔ خطبات وغیرہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

انڈیا ڈیسک

حضور نے فرمایا کہ اس کے تحت ہندوستان میں قادیان، مرکز اور ملک بھر کی جماعتوں سے مختلف امور پر خط و کتابت جو ہے وہ اس کے ذریعے سے آتی ہے۔ اور وہاں کام کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے مالی لحاظ سے بھی جو لازمی چندہ جات ہیں ان میں بھی اور وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں بھی جماعت بھارت کے قدم ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔

رشین ڈیسک

حضور نے فرمایا کہ یہ ڈیسک بھی نومبر 2009ء سے باقاعدہ قائم ہے۔ اس ڈیسک کے تحت بھی مختلف کام ہو رہے ہیں، خطبات کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو رشین احمدی یہ ترجمے سنتے ہیں وہ مجھے بھی خط لکھتے ہیں۔ مثلاً قزاقستان سے عبدلن تلگت صاحب لکھتے ہیں کہ میرا خاندان 1999ء سے احمدیت کی آغوش میں ہے۔ آپ کے خطبات مشن ہاؤس جا کر سنتے رہے اور میرے اہلِ خانہ نے سوچا اور فیصلہ کیا کہ کپڑوں کے بغیر تو جیا جا سکتا ہے مگر اب ڈش انٹینا کے بغیر زندگی گزارنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ الحمد للہ، ہمیں ڈش انٹینا لگانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اگرچہ کچھ قرض لینا پڑا مگر اب یہ ممکن ہوگیا ہے کہ چوبیس گھنٹے ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آج کے زمانے میں ایم ٹی اے وہ سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر اسلام کے اصل نور تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دے کر بھیجا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے مبلغ سلسلہ قزاقستان سے لکھتے ہیں کہ جب سے خطبات کا لائیو ترجمہ شروع ہوا ہے جمعہ کے دن اکثر لوگ وہاں آ جاتے ہیں۔ اور انہوں نے وہاں آنا، جمعہ سننا اور خطبہ سننا اپنے معمولات میں شامل کر لیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر ہماری تقریباً نابینا بزرگ خاتون جن کا نام روزہ آپا ہے قابلِ ذکر ہیں۔ جو اس سے قبل بوجہ کمزوری نظر اور کرایہ بس مہینے میں صرف ایک بار جمعہ پر آتی تھیں۔ اب ہر جمعے کو صبح گھر سے اپنی سفید چھڑی لے کر نکلتی ہیں اور جمعہ سے قبل مشن ہاؤس آ جاتی ہیں تا کہ وہ خطبہ سن سکیں۔ اور سارا ہفتہ بلڈنگ میں رہنے والی دوسری بوڑھی عورتوں کو خطبہ کے بارے میں بتاتی رہتی ہیں۔ بوڑھی عورتوں کو تو یہی کام ہوتا ہے۔ وہاں بھی یہی رواج ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انہوں نے مجھے بھی لکھا تھا کہ اپنی گلی میں، اپنے فلیٹ کی جو بلڈنگ تھی اس کے باہر ہم اکٹھے ہوتے ہیں۔ لوگ دنیاداری کی باتیں کرتے تھے، حالاتِ حاضرہ پر تبصرے کرتے تھے کیا ہو رہا ہے، کیا نہیں۔ اب مَیں جمعہ والے دن جب خطبہ جمعہ سن کے آتی ہوں تو میرے غیر احمدی مسلمان ہمسائے سب اکٹھے ہو جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آج تمہارے خلیفہ نے خطبہ میں کیا کہا؟ اس پر پھر تبصرہ ہوتا ہے اور یہی باتیں ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح ایک اور بزرگ جو ذاتی طور پر ڈش کے بہت مخالف تھے جب سے ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ کا ترجمہ آنا شروع ہوا ہے انہوں نے اپنے گھر میں ایک ڈش لگوا لیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک آذربائیجانی احمدی ماہر صاحب جو ماسکو میں رہتے ہیں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے تو اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو نئے سال کے آغاز سے ہم آپ کے خطبات جمعہ کا رشین ترجمہ سن سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ آپ کے خطبات کی سمجھ آنے لگی ہے۔ آپ کے خطبات کو سن سن کر ان سوالات کے جوابات خود بخود ملتے جا رہے ہیں جو اکثر ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے تھے۔

اسی طرح حضور نے ایک اور رشین کا خط کے حوالہ سے ذکر فرمایا کہ ہم آپ کے خطبات کے رشین ترجمہ کے شدت سے منتظر رہتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اب یہ نشریات جاری ہوگئی ہیں۔ چند خطبات رشین ترجمہ کے ساتھ ہم سن چکے ہیں۔ ان خطبات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کی ہماری روزمرہ زندگی میں شدید کمی تھی۔ آپ نے ان خطبات میں جن

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر110

مکرم محمد شریف عودہ صاحب

گزشتہ کچھ اقساط میں 90 کی دہائی میں احمدیت قبول کرنے والے بعض مخلصین کا ذکر ہوا ہے اسی حوالے سے جماعت احمدیہ کبابیر کے دو مخلص برادران کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں اور بچپن ہی سے انہیں گوں ناگوں خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے لیکن 90 کی دہائی سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر خدمت کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔یہ دونوں برادران ہیں مکرم محمد شریف عودہ صاحب اور مکرم منیر عودہ صاحب۔ابتداء ہم مکرم محمد شریف عودہ صاحب سے کرتے ہیں۔

مکرم محمد شریف عودہ صاحب ایک لمبے عرصہ سے امیر جماعت کبابیر کے علاوہ تبلیغی سرگرمیوں اور ایم ٹی اے کے بے شمار پروگراموں کے حوالے سے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ان کے بارہ میں بات کرنے سے قبل مناسب ہوگا کہ ان کے خاندان کے قبول احمدیت کے بارہ میں کچھ عرض کردیا جائے جو رسالہ التقویٰ کے خلافت جوبلی نمبر سے ماخوذ ہے۔

خاندانی پس منظر

مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا مکرم محمد صالح صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے 18 سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ بیعت کی تھی۔آپ کو بچپن میں تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ نہ ملا تاہم صحت کے ساتھ قرآن کریم کی قراءت آپ نے سیکھ لی تھی۔آپ حیفا میں کام کرتے تھے ان دنوں مولانا جلال الدین صاحب شمس حیفا میں مقیم تھے لہذا آپ اپنے کام سے واپسی کے بعد مبلغ سلسلہ کی خدمت میں حاضر رہتے اور ان کی مدد اور اعانت کرتے۔شمس صاحب کے بعد جب مولانا ابوالعطاء صاحب بطور مبلغ تشریف لائے تو آپ نے ان سے عربی زبان کے بنیادی قواعد بھی سیکھے اسی طرح شوقِ تعلّم اور مطالعہ نے آپ کو کامیاب مبلغ بنا دیا۔آپ حیفا کی مساجد میں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی بشارت دیا کرتے تھے اور بعض بڑے بڑے مولویوں اور مفتیوں کے ساتھ بھی مناظرے کرنے سے نہ گھبراتے۔علاوہ ازیں فلسطین کی دیگر بستیوں اور آبادیوں میں بھی آپ تبلیغ کے لئے جاتے رہتے تھے اور کبھی دشمنوں کی زیادتیوں، ایذا دہی اور گالی گلوچ کی پرواہ نہ کرتے۔

آپ نے جماعت احمدیہ کبابیر میں بطور سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم وتربیت، سیکرٹری تبلیغ، جنرل سیکرٹری کے علاوہ بحیثیت صدر جماعت بھی خدمت کی توفیق پائی۔آپ کی وفات 1980ء میں ہوئی۔

ایک دفعہ جبکہ آپ سیکرٹری مال تھے چوروں نے آپ کو پکڑ لیا اور رقم کا مطالبہ کیا۔آپ کے انکار کی وجہ سے وہ آپ کو قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے اور اغوا کر کے لے گئے لیکن آپ نے ان کو جماعت کی رقم کا ایک آنہ بھی نہ دیا۔ازاں بعد کسی طرح ساتھ والی بستی کے نمبر دار سے ان چوروں کا سامنا ہوگیا جس نے محمد صالح صاحب کو ان سے چھڑایا۔

آپ تمام جماعت کو عموماً اور اپنی اولاد کو خصوصاً خلیفۂ وقت کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنے کی تلقین کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھو تو خط مختصر ہونا چاہئے اور تحریر واضح اور صاف ستھری ہونی چاہئے۔

1970ء میں جب حضرت خلیفہ ثالث رحمہ اللہ لندن تشریف لائے تو آپ کو حضور سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔نہ صرف آپ تحریک جدید میں شامل ہونے والے اوائل عرب احمدیوں میں سے تھے بلکہ 1945ء میں آپ نظام وصیت میں شامل ہو کر اوائل عرب احمدی موصیان میں بھی شامل ہو گئے۔

جب محمد صالح عودہ صاحب کی شادی ہوئی تو مولانا ابوالعطاء صاحب نے آپ کے لئے خاص دعا کی اور اپنے رؤیا کی بناء پر آپ کو بتایا کہ آپ کے ہاں پہلے مریم پیدا ہوگی پھر جمیلہ اور پھر صلاح الدین۔ چنانچہ بعینہٖ اسی ترتیب کے ساتھ آپ کے ہاں اولاد ہوئی اور یہی نام رکھے گئے۔ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹوں اور بیٹیوں سے نوازا۔

محمد صالح عودہ صاحب کے بیٹوں میں سے بڑے مکرم صلاح الدین عودہ صاحب ہیں جو محمد شریف عودہ صاحب اور منیر عودہ صاحب کے والد صاحب ہیں۔مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے ساتھ ہم نے ایک انٹرویو ریکارڈ کیا تھا جس میں اب انہوں نے بعض اضافے بھی کئے ہیں۔اس انٹرویو کے حوالے سے ان کے بیان کردہ بعض تاریخی اور ایمان افروز واقعات انہی کی زبانی سنتے ہیں۔

خلیفہ وقت کی دعا کا اعجاز

مکرم محمد شریف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میری ولادت 1966 میں ہوئی۔مَیں نے اپنا بچپن اپنے دادا مکرم محمد صالح عودہ صاحب کے ساتھ گزارا جو مبلغین کرام کے ساتھ رہتے اور ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔

میرے والد صاحب بچپن میں ہی کسی موذی مرض میں مبتلا ہوگئے اور اس وقت کے اطباء اور حکماء نے کہا تھا کہ اوّل تو انکا زندہ رہنا مشکل ہے، لیکن اگر یہ موت سے بچ بھی گئے تو اس مرض کے اثرات کی وجہ سے ان کے ہاں اولاد نہیں ہوسکے گی۔چنانچہ میرے دادا جان نے مولانا ابو العطاء جالندھری صاحب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کی دعا کو قبول فرمایا اور میرے والد صاحب کو اعجازی طور پر نہ صرف شفاء عطا فرمائی بلکہ بیماری کا اثر بھی زائل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب کو شادی کے بعد میرے علاوہ میرے دو بھائی عزیزان منیر عودہ اور امیر عودہ اور ایک بہن منال عودہ عطا فرمائے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

میرے دادا میرے مربی

چونکہ مَیں اپنے دادا کا پہلا پوتا اور ان کے پہلوٹے بیٹے کا پہلا بیٹا تھا اس لئے میرے دادا کو مجھ سے خاص اُنس تھا۔میرے دادا اور دادی کی اسی محبت کی وجہ سے مَیں نے اپنا بچپن انہی کے ہاں گزارا۔ مجھے یاد ہے مَیں نماز فجر پر اپنے دادا کی تلاوت کی آواز پر جاگا کرتا تھا، جبکہ وہ اس سے قبل تہجد پڑھنے کے بعد فجر سے قبل کچھ وقت کے لئے تلاوت کیا کرتے تھے۔

بچپن

جب مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب دوسری دفعہ کبابیر تشریف لائے تو مَیں ان کے ساتھ مرکزِ جماعت میں رہا کرتا تھا اور ان کی خدمت کیا کرتا تھا۔علاوہ ازیں تمام مبلغین کرام جو اس عرصہ میں کبابیر میں تشریف لائے ان کے ساتھ میرا بہت گہرا تعلق رہا بلکہ میری خواہش اور کوشش یہی ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ ان کے ساتھ وقت گزارا جائے۔ یوں بچپن سے ہی میرا تعلق بڑی عمر کے بزرگوں کے ساتھ رہا جو مجھے مختلف اجلاسات اور میٹنگ میں ساتھ لے جاتے اور بعض بڑی شخصیات کے ساتھ ملاقات میں بھی متعدد مرتبہ ان کے ساتھ مجھے جانے کا اتفاق ہوا، حالانکہ میری عمر اس وقت بہت چھوٹی تھی۔اس لحاظ سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ میری زندگی میں بچپن نہیں آیا کیونکہ مَیں نے سارا بچپن اپنی عمر سے کافی بڑے بزرگوں کے ساتھ گزار دیا۔

بعض کاموں کی یادیں

مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کے زمانے کی بات ہے کہ وہ مجھے خاص طور پر فلسطین کے مختلف علاقوں میں اپنے تبلیغی سفروں میں ساتھ لے جاتے تھے۔اسی طرح اس وقت کے مجلّہ البشریٰ میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ایک شمارہ سیٹ کرنے اور پرنٹ کروانے کے لئے ہمیں کئی کئی راتیں دیر تک کام کرنا پڑتا تھا۔عبارتیں سیٹ کرنے اور پیسٹنگ وغیرہ کے مراحل کے بعد خود ہی اسے پرنٹنگ کے لئے لے کر جاتے تھے اور پرنٹ ہونے والے اوراق کی ترتیب وغیرہ کا کام بھی مرکز جماعت یا کسی احمدی گھر میں کیا جاتا تھا۔

اسی عرصہ میں یعنی 1979ء میں ہم نے مسجد کی عمارت دوبارہ تعمیر کرنے کا کام شروع کیا۔مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب نے احمدیوں کو مختلف گروپس میں تقسیم کردیا تھا اور ہر ایک گروپ کا ہفتہ میں ایک دن وقارعمل ہوتا تھا۔بعض اوقات ہمیں سکول سے سیدھا وقارعمل کے لئے بلا لیا جاتا تھا۔گوکہ یہ کام بہت سخت اور تھکا دینے والا ہوتا تھا لیکن اس کام کی لذت آج تک مجھے یاد ہے۔مجھے یاد ہے کہ انہی ایام میں مَیں نے قصیدہ يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ حفظ کیا تھا۔

دیگر مبلغین کے ساتھ کام

مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب کے بعد مکرم شریف امینی صاحب تشریف لائے۔ان کے ساتھ مختلف تبلیغی دورہ جات میں مَیں نے تبلیغ کرنے کا طریق اور کسی کے ساتھ بحث کا اسلوب سیکھا۔پھر مکرم حمید کوثر صاحب تشریف لائے جنہوں نے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو قائم کیا اور یوں ہم مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت کام کرنے لگے۔

مبلغ بننے کی خواہش

مبلغین کرام کے ساتھ مسلسل رہنے اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں شامل ہونے کی وجہ سے میرے دل میں مبلغ بننے کی شدید خواہش تھی۔اور میرے دادا جان کی بھی مبلغین کرام کے ساتھ محبت کی وجہ سے یہی خواہش تھی کہ مَیں بھی مبلغ بنوں، لہذا مَیں نے میٹرک کے امتحان کے بعد قادیان جا کر جامعہ احمدیہ میں پڑھنے کی کوشش بھی کی لیکن اس وقت ویزہ وغیرہ کی مشکلات کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا۔تاہم مَیں نے اپنی اس خواہش کی تکمیل اس طرح کی کہ مبلغین کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتا تھا۔مجھے یاد ہے جب کبابیر اور اس کے مضافات میں ہماری تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوا تو اس وقت باہر کے علاقوں میں جانے کے لئے مربیان کرام کے پاس گاڑی وغیرہ نہیں ہوتی تھی اس لئے مَیں نے اس غرض کے لئے کار خریدی جسے مبلغین کے ساتھ دُور کے علاقوں میں تبلیغ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

روحانی اولاد کی خواہش

مبلغ سلسلہ مکرم حمید کوثر صاحب کے کبابیر میں قیام کے دوران میں لمبے عرصہ تک سیکرٹری دعوت وتبلیغ اور صدر خدام الاحمدیہ رہا۔ان ایام میں جماعت کا انتشار کبابیر کے بیرونی علاقوں میں بہت کم تھا چنانچہ مَیں نے فلسطینی اخبارات میں جماعت کے بارہ میں مختلف اشتہارات دینے شروع کئے نیز مختلف لوگوں سے ٹیلی فون کے ذریعہ رابطے کئے جن کی بناء پر کافی لوگوں نے مرکز جماعت میں رابطہ کرنا شروع کیا۔

اسی عرصہ میں جب میری شادی ہوئی تو ظاہری اولاد سے زیادہ میری خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے روحانی اولاد سے نوازے۔چنانچہ مَیں نے دعا کی کہ یا باری تعالیٰ تیری بارگاہ میں کوئی کمی نہیں ہے، مَیں تجھ سے ذریت صالحہ مانگتا ہوں اور میری

خواہش ہے کہ اس کے ساتھ مجھے روحانی اولاد سے بھی نواز دے اور کوئی ایسا شخص بھی عطا کر جو اس استجابت دعا کے پھل کے طور پر تیرے مسیح ومہدی پر اس عاجز کی تبلیغ سے ایمان لے آئے۔ خدا شاہد ہے کہ مجھے اپنی ظاہری اولاد سے زیادہ اس روحانی اولاد کا انتظار تھا۔

پہلا پھل

انہی دنوں مَیں نے ایک پرنٹنگ کمپنی میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ اس کمپنی میں میری ملاقات صالح ابوعلی نامی ایک شخص سے ہوئی جس کا تعلق تکفیری جماعت سے تھا اور وہ میری کمپنی کے مالک کے ساتھ سیاسی قیدی کے طور پر ایک ہی جیل میں رہ چکا تھا۔ بہرحال ہماری احمدیت کے بارہ میں بات ہوئی تو مَیں نے دیکھا کہ وہ خاصی دلچسپی لے رہا ہے۔ چنانچہ مَیں نے اسے چند اور مولویوں کے ساتھ مرکز جماعت میں آنے کی دعوت دی۔ عشاء کے بعد جو ہماری گفتگو کا آغاز ہوا تو مجلس خاصی گرما گرم رہی اور یہ سلسلہ فجر تک چلتا چلا گیا۔ یہ مجلس بہت مفید ثابت ہوئی کیونکہ بالآخر اس شخص نے بیعت کر لی۔ خدا تعالیٰ نے میری دعا کو اس طرح قبول فرمایا کہ جب میرے ہاں پہلی بیٹی امۃ الحی کی ولادت ہوئی تو اس ظاہری اولاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے صالح ابوعلی کی بیعت کی شکل میں مجھے روحانی اولاد سے بھی نواز دیا۔

خلیفۂ وقت کی نظر کا جادو

مکرم صالح ابوعلی صاحب کے قبول احمدیت میں شاید میری تبلیغ کا بہت کم اور خلیفۂ وقت کی نظرِ شفقت کا دخل بہت زیادہ تھا۔ ہوا یوں کہ ان کی احمدیت میں دلچسپی اور حقیقت کی پیاس دیکھ کر مَیں نے انہیں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کرنے کیلئے کہا تو وہ مان گئے۔ دوسری طرف مَیں نے مکرم حلمی الشافعی صاحب کو فون کر کے ان کا خاص خیال رکھنے کی درخواست کی اور بتایا کہ یہ احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ جب مَیں نے دوبارہ فون کیا تو حلمی صاحب فرمانے لگے کہ ان کی فکر نہ کرو بلکہ اب یہ دوست پکے ہوئے پھل کی صورت میں آپ کے پاس واپس آئے گا۔ مجھے بات کی سمجھ نہ آئی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ اسلام آباد میں لوگوں کے ہجوم میں سے گزر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نظر اس شخص پر پڑی اور حضور انور اس کے پاس تشریف لے گئے، اس سے کچھ بات کی اور شرف معانقہ بخشا۔ اس لئے اب آپ اس کے بارہ میں فکرمند نہ ہوں۔ چنانچہ پیارے آقا کی نظر شفقت نے اس شخص کو آپ کی محبت کا اسیر بنا لیا۔ اور انہوں نے بیعت کر لی۔

مکرم ہانی طاہر صاحب سے ملاقات

مکرم صالح ابوعلی صاحب کا تعلق فلسطین کے مغربی کنارے سے تھا اور تکفیری جماعت کے اکثر لوگ اسی علاقے کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ ان کے ذریعہ جماعت کی تبلیغ اس علاقے میں بھی ہونے لگی۔ انہی علاقوں سے مکرم ہانی طاہر صاحب کا بھی جماعت کے ساتھ رابطہ ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلی دفعہ ہانی صاحب تشریف لائے تو بہت متشدد تھے، بات بات پر سوال کرتے تھے۔ میرے بھائی منیر عودہ اور ایک اور دوست مناع عودہ صاحب نے مجھے کہا کہ اس شخص کا بیعت کرنا تو تقریباً ناممکن ہے۔ مَیں نے کہا مجھے لگتا ہے کہ یہ ضرور بیعت کر لیں گے۔ چنانچہ ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس بحث کے دوران انہوں نے ہمارے عقائد کی صداقت کی دلیل اقوال علمائے سلف کی رو سے چاہی تو ہم نے ہر اختلافی مسئلہ میں علماء کے اقوال ان کی اصل کتب سے نکالنا شروع کئے اور یوں خدا تعالیٰ نے مجھے یہ مجموعہ اکٹھا کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس پر اب خدام الاحمدیہ کبابیر کام کر رہی ہے تا کہ افادۂ عام کے لئے اسے ایک کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔

خلیفہ رابعؒ کے ساتھ پہلی ملاقات

1986ء میں مجھے پہلی دفعہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ اس وقت ہماری ملاقات ''نصرت ہال'' میں ہوئی۔ مَیں نوجوانی کے ابتدائی ایام میں تھا۔ قبل ازیں خلیفۂ وقت پاکستان میں رہائش پذیر تھے اور ہمارا پاکستان جانا ناممکن تھا اس لئے خلیفۂ وقت کے ساتھ ملاقات ایک خواب تھا۔ بہرحال ملاقات کے دوران جب حضور انورؒ نے اس عاجز کو شرف معانقہ عطا فرمایا تو مجھے ایسے لگا جیسے مَیں اس زمین پر اور اس عالم میں نہیں بلکہ ہواؤں میں اڑنے لگا ہوں۔ اس ملاقات کی وہ ناقابل بیان لذت تھی کہ جس سے دور رہ کر آشنائی ہونا ناممکن ہے، اور جب یہ آشنائی ہو جائے تو پھر دور رہنا محال ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے بعد جلسہ سالانہ چھوڑنا میرے لئے مشکل ہو گیا اور ہر سال آنے لگا۔

لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ

جلسہ سالانہ کی یادوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ جلسہ شروع ہونے سے ایک روز قبل بڑی مارکی میں لوگ جمع تھے کہ اچانک حضور انور اس مارکی میں تشریف لائے اور ہم صف بنا کر کھڑے ہو گئے۔ اتفاقاً پہلی صف میں ہم عرب کھڑے تھے۔ حضور انور نے ہمیں دیکھ کر کمال شفقت فرماتے ہوئے ہم پہلی صف والوں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور مصافحہ کا شرف عطا فرماتے ہوئے جب عربوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک پاکستانی دوست کے پاس پہنچے تو اس سے پوچھا کہ کیا آپ بھی عرب ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپؒ نے اسے بھی شرفِ مصافحہ بخشتے ہوئے فرمایا: ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والے بھی خیر سے محروم نہیں رہتے۔

میرے لئے ایک نشان

ایک دفعہ حضرت خلیفہ رابعؒ نے فرمایا کہ اگر تمہارا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق ہو گا تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعائیں بھی قبول کرے گا بلکہ وہ دعائیں بھی سنے گا جو ابھی تمہارے دل میں ہوں۔ میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ ہوا جس کا حضور انور کے اس فرمان سے گہرا تعلق ہے۔ شاید کسی کے نزدیک یہ بہت معمولی واقعہ ہو لیکن میرے لئے کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔ مَیں جب لندن جلسہ پر یا دوسرے مواقع پر آتا تو اکثر اوقات حضور انور شفقت فرماتے ہوئے مجھے اردو کلاس میں بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرماتے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مَیں لندن پہنچا اور اسی دن اردو کلاس کی ریکارڈنگ تھی۔ مَیں نے اپنے بھائی منیر عودہ صاحب سے کہا کہ مَیں نے اردو کلاس میں شامل ہونا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ حضور انور کی کلاس میں بیٹھنے کے لئے پہلے اجازت لینی ضروری ہے، اور چونکہ ہم نے پہلے ایسا نہیں کیا اس لئے مناسب نہیں ہے کہ آپ بلا اجازت کلاس میں چلے جائیں۔ مجھے اس محرومی پر شدید صدمہ لاحق ہوا۔ اسی حزن وملال کی کیفیت میں مَیں گریسن ہال روڈ کے کنارے چلنے لگا اچانک میرے دل میں جنم لینے والی ایک معصوم سی خواہش دعا بن کر لبوں پر آ گئی اور اس دل شکستگی کی کیفیت میں جانے کیسے میرے منہ سے نکل گیا کہ اے اللہ میرے غم کا مداوا یہ ہے کہ جب حضور انور نماز کیلئے مسجد میں تشریف لائیں تو میرے ساتھ کوئی شفقت فرمائیں۔ اس وقت اردو کلاس مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ مَیں مذکورہ بالا تفکرات وخیالات میں گھرا ہوا نماز عشاء کیلئے مسجد میں آ بیٹھا۔ حضور انور تشریف لائے اور عشاء کے بعد جب تشریف لے جانے لگے تو مجھے دیکھتے ہی فرمایا: شریف! اُردو کلاس میں کیوں نہیں آئے؟ مَیں نے عرض کیا کہ حضور منیر نے مجھے جانے سے روک دیا تھا۔ آپؒ نے فرمایا اچھا آؤ میرے ساتھ۔ حضور سیدھا سٹوڈیو تشریف لے گئے اور فرمایا منیر کو بلاؤ۔ اور سلیم صاحب کو آئس کریم لانے کا ارشاد فرمایا۔ منیر عودہ صاحب آئے تو حضور نے پوچھا کہ شریف کو اردو کلاس میں کیوں نہیں آنے دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور ہم نے حضور انور سے اجازت نہیں لی تھی۔ فرمایا: اچھا اب یہ کل والی کلاس میں آ جائیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف میری دعا سن لی بلکہ میرے مانگنے سے بہت زیادہ عطا فرما دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

لطفِ بے پایاں

مَیں ہر جلسہ پر اذان دیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ جلسہ کے بعد آنے والے جمعہ کے دن مَیں نے کبابیر واپس جانا تھا لیکن جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے میرے دل میں اذان دینے کی خواہش بڑی شدت کے ساتھ پیدا ہوئی، یہ خواہش اتنی شدید تھی کہ مَیں تقریباً بے اختیار ہو کر محترم عطاء المجیب راشد صاحب کے پاس جا پہنچا جو اس وقت حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ مَیں نے ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے کہا کہ اب تو ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ اذان دینے سے قبل اذان دینے والے کا نام حضور انور کے علم میں لانا ضروری ہے۔ یہ جواب سن کر مَیں حزین وملول مسجد میں داخل ہو گیا۔ حضور انورؒ تشریف لائے، سلام کہنے کے بعد منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اذان۔ ایک شخص اذان دینے کیلئے اٹھا تو حضور انور نے اسے فرمایا کہ آپ بیٹھیں، پھر امام صاحب کو فرمایا کہ شریف صاحب کو اذان کے لئے کہہ دینا تھا۔ اس کے بعد مجھے اذان دینے کا ارشاد فرمایا۔ مَیں تو پہلے ہی تیار بیٹھا تھا لہذا مَیں نے اذان دی اور کافی لمبی دی۔ جب اذان ختم ہوئی تو حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی اقامت تو اذان سے چھوٹی ہو گی نا؟

اعجازِ دعائے امام

ایک واقعہ ایسا ہے کہ جو میرے ساتھ تو نہیں ہوا لیکن اس کا مجھ پر اور اہل کبابیر پر اس قدر اثر ہے کہ مَیں اس کو بیان کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ ہماری جماعت کے ایک بزرگ دوست مکرم ابراہیم قزق صاحب جو کہ ایک نیک اور پارسا انسان تھے اور ان کی شدید خواہش تھی کہ جماعت کی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر لندن میں حاضر ہوں۔ لیکن اس سے قبل انہیں فالج کا اتنا شدید حملہ ہوا کہ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا بلکہ حقیقت میں ان کے اہل وعیال ان کے سفر آخرت کی تیاری کرنے لگ گئے۔ لیکن اسی اثناء میں انہوں نے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی خدمت میں تار بھجوایا اور اس میں ان کی اس خواہش کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور کا فوراً ہی جواب موصول ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وشفاء اور عمر دے گا اور انشاء اللہ انہیں صد سالہ جشن تشکر پر یہاں آنے کی توفیق بخشے گا۔ خلیفۂ وقت کی خدا کے حضور استجابت دعا کا یہ معجزہ تھا کہ ابراہیم قزق صاحب کو نہ صرف شفاء ہو گئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر خلیفۂ وقت کے قدموں میں حاضری کی توفیق بھی عطا فرمائی، بلکہ اس کے بعد 14 سال تک زندہ رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(باقی آئندہ)

ظلم

ہدف گولیوں کے نہتے نمازی
بجز ظلم کے اس کا عنوان کیا ہے
مجھے مار کر کیا مٹا دو گے مجھ کو
یہ تو نے تو سوچا ہی نادان کیا ہے
ہوں سو جسم، سو جاں ہوں سو بار قرباں
یہ اک جسم کیا ہے یہ اک جان کیا ہے
یہ شہدائے لاہور سمجھا گئے ہیں
وفا کیا ہے اور عہد و پیمان کیا ہے
وراء الوراء تیرے وہم و گماں سے
اب اس کا جواب آئے گا آسماں سے

—— عبدالمنان ناہید

خطبہ جمعہ

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جولیلۃ القدر کہلاتی ہے
یعنی ایسی رات جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص نظر اپنے مخلص بندوں پر پڑتی ہے۔

اگر کسی کو یہ خیال آجائے کہ مجھے لیلۃ القدر میسر آگئی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس لئے اب مجھے عبادت کی ضرورت نہیں تو وہ جھوٹا ہے۔

لیلۃ القدر سے گزرنے کے بعد اس کی قدر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ اسی طرح ہوگی کہ پھر انسان میں ایک ایسی تبدیلی آئے جو روحانی ترقی کی طرف ہر آن لے جاتی رہے اور بڑھاتی رہے۔

ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

اصل لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس لیلۃ القدر کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔
آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیلۃ القدر کا زمانہ آپ کے نائب اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ دوبارہ ظلّی طور پر قائم ہوا ہے۔

ہمارے دشمن اپنے زعم میں ہم پر دن رات تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ کرے کہ یہ تنگیاں لیلۃ القدر کا سامان لے کر آئیں اور پھر ہم مطلع الفجر کا وہ نظارہ دیکھیں جو ہمیشہ کی سلامتی اور فتوحات کی صورت میں ظاہر ہو۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں لیلۃ القدر کے مختلف پہلوؤں کا بصیرت افروز تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 27/اگست 2010ء بمطابق 27/ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِی لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۔لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ۔ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔(سورة القدر)

سورۃ قدر جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے۔ ہر معاملہ میں سلام ہے۔ یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ چند دن تک ہم رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوں گے جس کے بارہ میں روایات میں آتا ہے کہ اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔ یعنی ایسی رات جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص نظر اپنے مخلص بندوں پر پڑتی ہے۔ جب ان کی خاص روحانی کیفیت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور قرب کا وہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے مسلمان رمضان کے آخری عشرہ کو عام طور پر بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ عموماً نمازوں، تراویح اور باقی نیکی کے کاموں میں بھی بہت سے ایسے لوگ جو رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرہ میں زیادہ توجہ نہیں دیتے، آخری عشرہ میں نسبتاً بہتر حالت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جماعت میں بھی ایسے بہت سے لوگ ہیں جو یہ رجحان رکھتے ہیں اور اس عشرہ میں تہجد اور نوافل کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض احادیث سے ثابت ہے اور اس کی وضاحت ہوتی ہے کہ اس عشرہ میں ایک رات ہے جو لیلۃ القدر کہلاتی ہے، ایسی رات جو بڑی اہمیت کی حامل رات ہے۔ لیکن اگر صرف ہم اس آخری عشرے کے لئے ہی کوشش کریں اور باقی سارا سال کوئی ایسی کوشش نہ ہو تو کیا یہ چیز ایک انسان کو حقیقی مومن اور عابد بنا سکتی ہے؟ دیکھو خدا تعالیٰ تو دوسری جگہ پر کہتا ہے کہ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا مقصد اس کی عبادت کرنا ہے۔ یہ بات کہ صرف ایک رات میں عبادت کرلو یا ایک رات کی تلاش میں دس دن عبادت کرلو تو تمہاری ساری زندگی کی عبادتیں پوری ہو جائیں گی، ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے دور لے جائے گی کہ تمہارا مقصدِ پیدائش عبادت کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ زِرّ بن حُبَیش کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے بھائی ابنِ مسعود کہتے ہیں کہ جو سارا سال عبادت کرے، وہ لیلۃ القدر کو پائے گا۔ انہوں نے کہا اللہ ان پر رحم کرے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ لوگ صرف اسی ایک رات پر تکیہ نہ کرلیں ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ رات رمضان میں آتی ہے اور یہ کہ آخری عشرہ میں آتی ہے۔

(مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلة القدر--- حدیث نمبر 2777)

صحابہ تو اس بات کی گہرائی سے واقف تھے کہ صرف آخری عشرہ کی عبادتیں لیلۃ القدر دیکھنے کا باعث نہیں بن جاتیں بلکہ انسان کو اپنے مقصدِ پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ اگر چاہے تو اپنے بندوں کی تسلی کے لئے ان کو اپنے خاص فضل سے نوازتے ہوئے ان سے اپنے قرب کا اظہار کرنے کے لئے وہ کیفیت پیدا کر دیتا ہے، وہ حالت پیدا کر دیتا ہے جس میں ایک عابد بندے کو یہ خاص رات میسر آجاتی ہے۔ اور ایک عجیب روحانی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے اس کے ایمانی عہد اور بندگی کے عہد کو پورا کرنے پر جس میں ہر لحہ ایک مومن کے عمل میں ترقی نظر آتی ہے اور آنی چاہئے۔ اور رمضان کے روزے اور قرآنِ کریم کی تلاوت اور اسے سمجھنا، اور عبادتوں کے معیار اس لئے بلند کرنے کی کوشش کرنا کہ رمضان میرے معیارِ عبودیت اور بندگی کو مزید بڑھائے گا ایک خاص رات رکھی ہے۔ ایک کوشش اور شوق کے ساتھ بلند معیار حاصل کرنے کے لئے مومن جب جُت جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے پر بے انتہا مہربان ہے، جو اپنے وعدوں کا پورا کرنے والا ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ بندہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے میرے ان الفاظ کو سامنے رکھ کر کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں نہ

صرف اس کی دعا سنتا ہوں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ میں جو مَیں نے اپنے بندوں کے لئے ایک لیلۃ القدر کے پانے کا کہا ہے وہ بھی عطا کرتا ہوں۔ آسمان سے اتر کر بندوں کے قریب تر آ جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آج کی رات تم مانگو مَیں تمہیں عطا کروں گا۔ پس جب بندہ اپنا عہد پورا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی قبولیتِ دعا بلکہ روحانی مقام میں اضافے کے وعدے کو پورا فرماتا ہے۔ ہمارا خدا یقیناً سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اگر کبھی کہیں کمی ہے تو ہمارے عملوں میں، ہماری کوششوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر سال رمضان کا مہینہ اور اس مہینے میں یہ دس دن رکھ کر جن میں ایک رات لیلۃ القدر ہے جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کی انتہا ہے، بھیجتا ہے تو پھر بندے کو اس ایک رات کی تیاری کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہئے؟۔ جس کو یہ ایک رات میسر آ جائے اس کو خدا تعالیٰ کی نظر میں جو مقام ملتا ہے وہ تمام زندگی کی عبادتوں کے برابر ہے۔ یعنی یہ ایک رات اس کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ اس کی شخصیت وہ نہیں رہتی جو پہلے تھی اور یہی حالت ہونی چاہئے۔ ورنہ تو اس ایک رات کا حق ادا نہیں ہوگا۔ ایک مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ اس کی روحانی حالت بہتری کی طرف ہمیشہ جاری رہے۔

اگر کسی کو یہ خیال آ جائے کہ مجھے لیلۃ القدر میسر آ گئی جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اس لئے اب مجھے عبادت کی ضرورت نہیں تو وہ جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی چاٹ ایک مومن کو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا عابد اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والا بناتی ہے۔ پس جب یہ صورت پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا ایک جاری فیض شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر کہتا ہے کہ مَیں تمہاری دعائیں سنا کروں گا۔ تم نے میرا قرب پانے کی کوشش کی ہے، قدم اٹھایا ہے اور جدوجہد کی ہے، تم نے اپنے عہد کا پاس کیا ہے، اس کی نگہداشت کی ہے، اب اگر تم یہ عمل جاری رکھو تو مَیں بھی تمہیں نوازتا رہوں گا۔ یعنی بندہ جب رمضان میں روحانی معیار بلند کرنے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر کے نظارے دکھا کر اپنے قریب کرتا چلا جائے گا۔ ایک مومن کی اپنی ذات کے لئے لیلۃ القدر کا صحیح ادراک پیدا کرنے کے لئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اصفیٰ ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 536 مطبوعہ ربوہ)

یعنی جب وہ بالکل پاک صاف ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کا پابند ہو جائے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش ہی لیلۃ القدر کا فیض پانے والا بناتی ہے۔ اور رمضان کا مہینہ یہی روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آتا ہے۔ اگر ہم اس کی قدر کریں گے تو لیلۃ القدر پالیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔

جیسا کہ مَیں نے ایک روایت بیان کی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس بارہ میں بعض اور احادیث مَیں نے لی ہیں۔ مَیں وہ بیان کرتا ہوں جس سے اس آخری عشرہ کی اہمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اہتمام کے بارہ میں پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے اور رات بھر جاگتے رہتے۔ (یعنی نیند بہت کم ہوتی۔ سوتے تو تھے لیکن بہت کم نیند ہوتی)۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان حدیث نمبر 2024)

پس اس حدیث میں یہ واضح ہے کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود اپنی عبادت میں پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتے تھے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام دنوں کی عبادتوں کی لمبائی اور خوبصورتی کا تو ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند عائشۃؓ جلد 8 صفحہ 106 حدیث نمبر 24950 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998)

یہ بھی حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ جواب دیا تھا، تو اس عشرہ میں کیا حالت ہوتی ہوگی۔ یہ تصور سے بھی باہر ہے۔ اور پھر جو انعامات کی اور فضلوں کی بارش خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو رہی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش اس عشرہ میں ہوتی ہے جس کا سب سے زیادہ فہم وادراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی تھا۔ تو آپ یہ کس طرح برداشت کر سکتے تھے کہ میرے اہلِ خانہ اس سے محروم رہیں۔ اس لئے آپ ان کو بھی اٹھاتے اور پھر جو روحانی حالت اور کیفیت ہوتی ہوگی اس کا انداز بھی یقیناً عجیب ہوتا ہوگا۔ پس یہ نمونہ آپؐ نے ہمارے لئے قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ یہ حالت اپنے اور اپنے گھروں میں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

یہی کیفیت ہے جسے ہم جب اپنے پر طاری کریں گے تو ہماری مغفرت کے سامان بھی ہو رہے ہوں گے اور حقیقی مومن بھی کہلا سکیں گے۔ چند اور روایات میں اس حوالے سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ:

جو بجذبۂ ایمان رضائے الٰہی کی غرض سے ماہِ رمضان میں روزے رکھے، تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہوں ان کی مغفرت کی جائے گی۔ اور جو لیلۃ القدر میں جوشِ ایمان میں رضائے الٰہی کی غرض سے رات کو اٹھے تو اس کے جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں ان کی مغفرت کی جائے گی۔

(صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر حدیث نمبر 2014)

پس رمضان کے روزے بھی ایمان میں مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے مشروط ہیں ورنہ بھوکا رہنے سے اللہ تعالیٰ کو کوئی غرض نہیں ہے اور لیلۃ القدر بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول سے مشروط ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے۔ صرف دنیاوی اغراض سے کہ لیلۃ القدر مجھے مل جائے تو مَیں یہ دعا کروں گا کہ میرے دنیاوی مقاصد پورے ہو جائیں۔ تو یہ غرض نہیں۔ نیکیوں کے حصول کی کوشش ہونی چاہئے۔ بلکہ سب سے مقدم دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے پھر ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح توجہ دلائی ہے۔

عقبہ جو حُرَیث کے بیٹے ہیں سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو (آپ کی مراد لیلۃ القدر سے تھی) اگر تم میں سے کوئی کمزور ہو جائے یا عاجز رہ جائے۔ تو وہ آخری سات راتوں میں ہرگز مغلوب نہ ہو جائے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر... حدیث نمبر 2765)

پس دیکھیں، یہ کس قدر تاکید ہے کہ اگر کسی وجہ سے رمضان سے فیض نہیں بھی اٹھا سکے اور یہ خواہش رکھتے ہو کہ حقیقی مومن بنو تو اس عشرہ یا سات دن میں ہر عذر کو دور پھینکو اور اپنی راتوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں اس طرح گزارو جو عبادت کا حق ہے۔ جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ یہی کوشش ہے جو تمہاری روحانی ترقیات کا باعث بنے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ ان کے والد جو صحابی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیان کرتے تھے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے بعض کو وہ (آخری عشرہ کی) پہلی سات راتوں میں دکھائی گئی ہے اور تم میں سے بعض کو آخری سات راتوں میں دکھائی گئی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر... حدیث نمبر 2764)

پس اس حدیث سے پہلی حدیث کی وضاحت ہوگئی کہ صرف آخری سات راتیں نہیں بلکہ عشرہ ہے کیونکہ کوئی معین دن نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے بعض صحابہ نے پہلی سات راتوں میں دیکھی ہو اور بعض صحابہ نے آخری سات دنوں میں۔ لیکن یہ بھی روایت میں ملتا ہے کہ طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر... حدیث نمبر 2763)

بہرحال جو بھی دیکھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ لیلۃ القدر سے گزرنے کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی قدر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ اسی طرح ہوگی کہ پھر انسان میں ایک ایسی تبدیلی آئے جو روحانی ترقی کی طرف ہر آن لے جاتی رہے اور بڑھاتی رہے۔ یہ باتیں جو مَیں نے بیان کی ہیں، یہ لیلۃ القدر کا ایک پہلو ہے جس میں حدیثوں کی رو سے رمضان کے آخری عشرے کے طاق دنوں میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے اترنے کی ایک رات کا ذکر ہے۔ جس کے بارہ میں قرآنِ کریم فرماتا ہے، جیسا کہ مَیں نے سورۃ قدر تلاوت کی کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اور ہزار مہینے تقریباً 83 سال سے اوپر بنتے ہیں۔ یعنی اگر یہ رات میسر آ جائے تو انسان کی زندگی بھر کی دعائیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں ایک مومن کی بہتری کے لئے ہیں وہ قبول ہو جاتی ہیں۔ انسان بہت ساری دعائیں کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہتر نہیں ہوتیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں تو مومن جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر مومن کا فائدہ دیکھتے ہوئے اس کے لئے وہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔ یا مومن کو وہ معیار حاصل ہو جاتا ہے جو اس کے روحانی معیار کو بلند کرتا ہے۔ ملائکہ کا نزول ایک مومن کے تعلق باللہ میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اور ایک رات کی عبادت ساری زندگی کی عبادتوں کے برابر ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پا لیتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا جب ایک دفعہ پا لیا تو پھر اسے پاتے چلے جانے کی جستجو اور کوشش میں ایک مومن لگا رہتا ہے۔ پس یہ رات ہے جس کی ایک مومن کی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔

لیکن اس کے اور بھی بڑے وسیع معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اس سورۃ سے ظاہر ہے اس سورۃ میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ کہ ہم نے اسے قدر والی رات میں اتارا ہے۔ کس چیز کو قدر والی رات میں اتارا ہے؟ وہ یہ مکمل اور کامل شریعت ہے جو قرآنِ کریم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ یہ ایک تو رمضان میں قرآنِ کریم کے نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآن (البقرہ:186) کہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم اتارا ہے اور اس رمضان میں وہ لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی ﷺ حدیث نمبر 4997)

پس مختصر یہ کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا اور جیسا کہ روایات سے پتہ چلتا ہے، اس مہینے میں جبرئیل علیہ السلام اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دہرائی بھی کروایا کرتے تھے۔

پھر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ زمانے کی ضرورت اس بات کی متقاضی تھی کہ کوئی کامل ہدایت اترے کیونکہ وہ ایک اندھیرا زمانہ تھا جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہ خشکی اور تری میں فساد برپا تھا۔ پس وہ زمانہ جس میں یہ فساد برپا تھا تقاضا کر رہا تھا کہ ہدایت آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی اس اہمیت کی وجہ سے جو خشکی اور تری میں فساد برپا تھا جس کی نظیر نہ پہلے زمانوں میں ہوتی تھی نہ بعد کے زمانے میں ملتی ہے۔ اس لئے کامل ہدایت کی ضرورت تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل کتاب نازل فرمائی جس کا قرآنِ کریم میں دوسری جگہ اس طرح ذکر ملتا ہے۔ سورۃ دخان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ حٰمٓ ۔ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ۔ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ۔ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا۔ اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۔ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّکَ۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (الدخان:2-6) صاحبِ حمد اور صاحبِ مجد۔ حٰمٓ کا مطلب ہے صاحبِ حمد اور صاحبِ مجد۔ قسم ہے اس کتاب کی جو کھلی اور واضح ہے۔ یقیناً ہم نے اسے ایک بڑی مبارک رات میں اتارا ہے۔ ہم بہر صورت انذار کرنے والے تھے۔ اس (رات) میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ایک ایسے امر کے طور پر جو ہماری طرف سے ہے۔ یقیناً ہم ہی رسول بھیجنے والے ہیں۔ رحمت کے طور پر تیرے رب کی طرف سے۔ بے شک وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پس یہ مبارک زمانہ اور مبارک رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر رحم فرماتے ہوئے کھلی، واضح، روشن اور ہدایت سے پُر کتاب اس انسانِ کامل پر اتاری جو انسانیت کی ہدایت کے لئے بے چین تھا۔ جو چاہتا تھا کہ بندہ اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھکے بجائے اس کے کہ بتوں کی پوجا کرے۔ جو چاہتا تھا کہ بندہ اللہ تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اسے تمام طاقتوں کا مالک اور بخشنہار سمجھے بجائے اس کے کہ ایک عاجز انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر اس کی موت کو اپنی نجات کا ذریعہ بنا لے۔ وہ کامل رسول چاہتا تھا کہ انسان ظلموں سے بچے اور جہاں خدا تعالیٰ کے حق ادا ہوں وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بھی حق ادا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس انسانِ کامل کی دعاؤں کو سنا اور انسانِ کامل پر قرآنِ کریم کی کامل شریعت اتاری۔ وہ کامل کتاب اتاری جو نہ صرف چودہ سو سال پہلے کے اندھیرے زمانے میں ہدایت کا موجب بنی بلکہ تا قیامت اب اس کامل کتاب نے ہر اندھیرے کو دور کرنے کا باعث بننا ہے۔ اور اس رسول نے اب تا قیامت خاتم الانبیاء اور آخری شرعی نبی رہنا ہے۔ اور جب بھی خدا تعالیٰ کے بے چین اور پریشان بندے زمانے کی تاریخ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں گے اور چلّائیں گے تو اللہ تعالیٰ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم (کہ بے شک وہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے) کے قول کو پورا کرتے ہوئے بندوں کی تسلی کے لئے سامان پیدا فرماتا ہے۔ فرمائے گا۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے عاشقِ صادق کو آپؐ کی غلامی میں بھیجا ہے۔ اس غلامِ صادق اور مسیح و مہدی نے ایک جگہ لیلۃ القدر کی جو تفسیر فرمائی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”ایک نہایت لطیف نکتہ جو سورۃ القدر کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس سورۃ میں صاف اور صریح لفظوں میں فرما دیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں۔ پس ان آیات کے مفہوم سے یہ جدید فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یک دفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور وہ حرکت حسبِ استعداد و طبائع دو قسم کی ہوتی ہے۔ حرکتِ تامّہ اور حرکتِ ناقصہ۔ حرکتِ تامّہ وہ حرکت ہے جو روح میں صفائی اور سادگی بخش کر اور عقل اور فہم کو کافی طور پر تیز کر کے رُوبحق کر دیتی ہے۔ اور حرکتِ ناقصہ وہ ہے جو روح القدس کی تحریک سے عقل اور فہم تو کسی قدر تیز ہو جاتا ہے۔ مگر بباعث عدمِ سلامت استعداد کے وہ رُوبحق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مصداق اس آیت کا ہو جاتا ہے کہ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا (البقرۃ:11) یعنی عقل اور فہم کے جنبش میں آنے سے پچھلی حالت اس شخص کی پہلی حالت سے بدتر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ تمام نبیوں کے وقت میں یہی ہوتا رہا کہ جب ان کے نزول کے ساتھ ملائک کا نزول ہوا تو ملائک کی اندرونی تحریک سے ہر یک طبیعت عام طور پر جنبش میں آ گئی۔ تب جو لوگ راستی کے فرزند تھے وہ ان راستبازوں کی طرف کھنچے چلے آئے اور جو شرارت اور شیطان کی ذریت تھے وہ اس تحریک سے خوابِ غفلت سے جاگ تو اٹھے اور دینیات کی طرف متوجہ بھی ہو گئے لیکن بباعث نقصان استعداد حق کی طرف رخ نہ کر سکے۔ سو فعل ملائک کا جو ربانی مصلح کے ساتھ اترتے ہیں، ہر یک انسان پر ہوتا ہے۔ لیکن اس فعل کا نیکوں پر نیک اثر اور بدوں پر بد اثر پڑتا ہے۔ .... اور جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر چکے ہیں یہ آیتِ کریمہ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا (البقرۃ:11)۔ اسی مختلف طور کے اثر کی طرف اشارہ کرتی ہے“۔

فرمایا ”یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے جس میں وہ نبی اور وہ کتاب جو اس کو دی گئی ہے آسمان سے نازل ہوتی ہے اور فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے۔ درحقیقت اس لیلۃ القدر کا دامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جو کچھ انسانوں میں دلی اور دماغی قویٰ کی جنبش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک ہو رہی ہے وہ لیلۃ القدر کی تاثیریں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ سعیدوں کے عقلی قویٰ میں کامل اور مستقیم طور پر وہ جنبشیں ہوتی ہیں اور اشقیاء کے عقلی قویٰ ایک کج اور غیر مستقیم طور سے جنبش میں آتے ہیں۔ اور جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو یہ تحریکیں ایک بڑی تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں۔ بلکہ اسی زمانہ سے کہ وہ نائب رحمِ مادر میں آوے، پوشیدہ طور پر انسانی قویٰ کچھ کچھ جنبش شروع کرتے ہیں اور حسبِ استعداد اُن میں ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس نائب کو نیابت کے اختیارات ملنے کے وقت تو وہ جنبش نہایت تیز ہو جاتی ہے۔

پس نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول کے وقت جو لیلۃ القدر مقرر کی گئی ہے وہ درحقیقت اس لیلۃ القدر کی ایک شاخ ہے یا یوں کہو کہ اس کا ایک ظلّ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے۔ خدائے تعالیٰ نے اس لیلۃ القدر کی نہایت درجہ کی شان بلند کی ہے جیسا کہ اس کے حق میں یہ آیتِ کریمہ ہے کہ فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ (الدخان:5) یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے، ہر یک حکمت اور معرفت کی باتیں دنیا میں شائع کر دی جائیں گی اور انواع و اقسام کے علومِ غریبہ و فنونِ نادرہ و صناعات عجیبہ صفحہ عالم میں پھیلا دیئے جائیں گے۔ اور انسانی قویٰ میں موافق ان کی مختلف استعدادوں اور مختلف قسم کے امکان بسطت علم اور عقل کے جو کچھ لیاقتیں مخفی ہیں یا جہاں تک وہ ترقی کر سکتے ہیں سب کچھ بمنصۂ ظہور لایا جائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ ان دنوں میں پُرزور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوگا۔ درحقیقت اسی آیت کو سورۃ الزلزال میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے کیونکہ سورۃ الزلزال سے پہلے سورۃ القدر نازل کر کے یہ ظاہر فرمایا گیا ہے کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کلام لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوتا ہے اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں ہی دنیا میں نزول فرماتا ہے۔ اور لیلۃ القدر میں ہی وہ فرشتے اترتے ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ضلالت کی پُرظلمت رات سے شروع کر کے طلوعِ صبح صداقت تک اسی کام میں لگے رہتے ہیں کہ مستعد دلوں کو سچائی کی طرف کھینچتے رہیں“۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 155 تا 160)

پس یہ ہے وہ خوبصورت وضاحت جس کا ذکر جیسا کہ مَیں نے کہا آپ نے مختلف رنگ میں مختلف جگہوں پر کیا ہے، مختلف کتابوں میں کیا ہے۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر دنیا کو، خاص طور پر مسلمانوں کو یہ بات سمجھ آ جائے، تو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کی مخالفت کے بجائے اس کے مددگار بن جائیں۔ یہ دلیل جو آپ نے دی ہے بڑی زبردست دلیل ہے۔ اس کو ان لوگوں کی توجہ کھینچنے والا ہونا چاہئے جو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں امن اور سکون چاہئے۔ اور زمانے کی اصلاح کے لئے کسی مصلح کی تلاش میں ہیں۔ یا مسیح و مہدی کے زمانے کی احادیث میں بیان کی گئی نشانیوں کے مطابق مسیح و مہدی کی آمد کے منتظر ہیں۔ ایسے لوگوں کو آپ کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں۔ جو مَیں نے پڑھا ہے اس میں ایک فقرہ یہ ہے کہ ”اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یک دفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں“۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں اس وقت کے علماء اور نیک لوگوں کی تحریریں اگر پڑھیں اور اقوال دیکھیں تو سب اس بات کے گواہ ہیں کہ مسیح اور مہدی کے آنے کا وقت ہے اور وہ کسی کی آمد کے انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا تو انہی میں سے ایک طبقہ مخالفت میں بڑھ گیا۔ اور بہت سوں نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے بجائے بگاڑ لی۔ اور بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا سامان کرلیا۔ اور آج تک یہ بے چینی لوگوں میں ہے۔ مختلف وقتوں میں سوال اٹھتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اخباروں میں یہ بیان آتے رہتے ہیں کہ کسی مسیحا کی ضرورت ہے، کوئی کہتا ہے کہ مسلم اُمّہ کو سنبھالنے کے لئے خلافت کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تک مسیح موعود نہیں آئے گا خلافت کس طرح جاری رہ سکتی ہے۔ یہ جو سب باتیں ہیں، یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے یا بیان جاری ہوتے ہیں یا لوگوں کے احساسات ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا آ گیا ہے۔ یہی دلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے۔ تبھی دلوں میں یہ سارا ارتعاش پیدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرستادہ آتا ہے تو دو طرح کی حرکت ہوتی ہے۔ حرکتِ تامہ اور حرکتِ ناقصہ۔ ایک صحیح اور مکمل حرکت اور ایک کمزور اور نقص والی حرکت۔ حرکتِ تامہ سے جو صحیح حرکت ہے اس سے روح کی صفائی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے ہدایت کی تلاش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ انسان عقل و فہم سے کام لے کر حق کو پہچان لیتا ہے۔ بعض نشانات ظاہر ہوتے ہیں تو ان کے اشارے سمجھ کر حق کو پہچان لیتا ہے۔ بعض سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ ویسے بھی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے سعید فطرت لوگ تو آپ کو پہچان گئے جن کے دلوں میں نیکی تھی، جنہوں نے اپنے دل، جذبات کو صحیح راستے پر چلایا۔ لیکن ابوجہل جیسے لوگ جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو عقل مند سمجھتے تھے وہ محروم رہ گئے اور ہلاک ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مثال لے لیں۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کی مثال لے لیں۔ ان جیسے لوگ باوجود فاصلے کی دوری کے ساری دوریوں کو سمیٹتے ہوئے، سارے فاصلوں کو سمیٹتے ہوئے آپ کے قدموں میں آ گئے اور قبول کرلیا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے لوگ جو قریب رہنے والے تھے جو بچپن کے دوست تھے وہ دشمنی کی وجہ سے محروم رہ گئے۔ یہ محروم رہنے والے جو ہیں ان کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ بباعث عدمِ سلامت استعداد کے رو بحق نہیں ہوسکتا۔ پس ان کی استعدادیں نیکی اور سلامتی قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتیں۔ ان کے دل ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ دلوں میں تکبر ہوتا ہے۔ اور خود پسندی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد نہیں کرتا۔ ان کی رہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا مرض جو ہے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کی عقل و فہم میں حرکت بجائے مثبت طرف چلنے کے منفی ہو جاتی ہے۔ اور اس منفی سوچ کی وجہ سے ان کی جو روحانی حالت ہے وہ پہلی حالت سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔ پس آج بھی یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین کا ہے۔ اپنے زعم میں نیکی کی باتیں بھی کر رہے ہوتے ہیں تو ان کی نیکی کی باتوں کا اثر نہیں ہو رہا ہوتا۔ کیوں نہیں ہو رہا ہوتا؟ اس مخالفت کی وجہ سے جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کر رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی اس کا منطقی نتیجہ پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی مخالفت کی جائے تو زبان میں نیکی کی باتوں کا اثر بھی نہیں رہتا۔ برائی کی باتوں کا بے شک رہ جائے۔ ان کی باتوں میں روحانیت نہیں ہوتی۔ ہر بات بے دلیل ہوتی ہے۔ الفضل انٹرنیشنل میں طاہر ندیم صاحب عربوں کے حالات سے متعلق مضمون لکھتے ہیں۔ اس دفعہ بھی الفضل میں طاہر ہانی صاحب جو ہمارے عرب ہیں اور ایک واقفِ زندگی بھی ہیں اور محنت سے عربی ڈیسک کا کام کر رہے ہیں ان کے قبولِ احمدیت کی کہانی ان کی زبانی بیان ہو رہی تھی۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہانی صاحب کہتے ہیں کہ میری یہ کوشش ہوتی تھی کہ احمدیت کے ردّ اور مخالفت میں مَیں ہر طرح کی مدد حاصل کروں، حربہ استعمال کروں لیکن جب انہوں نے بعض کتابیں پڑھیں تو دلیل کے لئے ایک عالم کے پاس گئے۔ وہ ان کے خیال میں ایسے صاحبِ علم تھے کہ وہ منٹوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو یہ سب دعاوی تھے یا جماعت جو دلیلیں پیش کرتی ہے ان کو ردّ کرسکتے تھے۔ یا ان میں صلاحیت تھی کہ وہ ردّ کرسکیں۔ بہرحال وہ کہتے ہیں کئی دن میں جاتا رہا۔ ان کو پڑھنے کے لئے کتابیں بھی دیں۔ وہ عالم صاحب ہر بات کے پڑھنے کے بعد اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے کہ دیکھو اس کتاب میں کیسی پھس پھسی بات لکھی ہوئی ہے۔ یہ کیا فضول بات لکھی ہوئی ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کی کوئی عقل سے کوئی قرآن سے کوئی حدیث سے دلیل دیتے یا اس کا ردّ کرتے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مصطفیٰ ثابت صاحب کے ساتھ مَیں نے ان کا مناظرہ کروا دیا تو وہاں بھی سوائے ساری رات وقت کا ضیاع ہوا اور کچھ بھی انہوں نے نہیں کیا۔ آخر انہوں نے اس نام نہاد عالم کو جن کو وہ بہت بڑا عالم سمجھتے تھے چھوڑ دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی حق کی طرف رہنمائی فرمائی۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 27 اگست تا 2 ستمبر 2010 صفحہ 3-4)

تو باوجود دینی علم ہونے کے اللہ تعالیٰ کے فرستادے کے زمانے میں ان سب دینی عالموں کی روحانیت اور مذہب کے معاملے میں دلائل ختم ہو جاتے ہیں۔ اور مخالفت کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا روحانیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب روحانیت ختم ہو جائے تو دینی فہم اور ادراک بھی نہیں رہتا، نہ رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تقویٰ سے آتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق سے آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت شروع ہو جائے تو تقویٰ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ راستی کے فرزند تھے وہ راستبازوں کی طرف کھنچے چلے آئے اور جو شرارت اور شیطان کی ذریت تھے وہ اس تحریک سے خوابِ غفلت سے جاگ تو اٹھے اور دینیات کی طرف متوجہ بھی ہو گئے لیکن بباعث نقصانِ استعداد حق کی طرف رخ نہ کرسکے۔

پس آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دین کی رغبت کا دعویٰ تو ہے لیکن روحانی رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے دین کے نام پر شیطانی عمل ہیں۔ آج اگر جائزہ لیں تو ایسے ہی لوگ مذہب کے نام پر خون کرنے والے ہیں۔ اس اقتباس میں جو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھا، لیلۃ القدر کے حوالے سے ایک بہت اہم بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اصل لیلۃ القدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس لیلۃ القدر کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہے کہ نیک لوگ سیدھے راستے کی طرف آ رہے ہیں۔ آج بھی اس لیلۃ القدر کا وہی فیض ہے جو نیکی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بن رہا ہے۔ لیکن جو بدبخت ہیں، بدقسمت ہیں وہ راستے سے ہٹے ہوئے ہیں اور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ ذریت شیطان بن رہے ہیں۔ تباہی کے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیلۃ القدر کا زمانہ آپ کے نائب اور مسیح موعود کے ذریعے دوبارہ ظلی طور پر قائم ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اس زمانے کی لیلۃ القدر کی قدر اور پہچان کر کے ہم لیلۃ القدر کو پا سکتے ہیں۔ پس لوگوں کی حالتوں، دین پر صحیح ہونا اور سعید فطرت بنتے ہوئے فیض اٹھانا یا اپنے زعم میں دین کے ٹھیکے دار بن کر دین کے نام پر ظلم و بربریت پھیلانا اور خون کرنا اسی طرح مختلف طریقوں سے ایجادات کا پھیلاؤ، ان میں بعض ایجادات جو استعمال ہو رہی ہیں وہ انسانی قدروں اور اخلاق کی پامالی کا ذریعہ بن رہی ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جو مومنوں کے فائدے کے لئے ہیں۔ کلامِ الٰہی اور علم و فضل کے پھیلانے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ تو یہ جو سب مثبت اور منفی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی آمد اور لیلۃ القدر ہونے کا ثبوت ہیں۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتوں کے اترنے کا سلسلہ مطلع الفجر تک رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا وہ خاص زمانہ تھا جس میں فرشتے سلامتی لے کر اترتے رہے، یہاں تک کہ آپ کا اس دنیا سے واپسی کا وقت آ گیا۔ آپ نے کامیابیاں دیکھیں، فتوحات دیکھیں۔ اسلام کا غلبہ ہوگیا۔ یہ مطلع الفجر تھا، وہ زمانہ تو لوٹ کر نہیں آ سکتا۔ جب دین کامل ہوا، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پوری ہوئیں، کامل اور مکمل شریعت قرآنِ کریم کی صورت میں نازل ہوئی تو وہ ایک دور تھا جو گزر گیا۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نائب رسول کے زمانے میں ظلی طور پر یہ ظہور میں رہتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کے زمانے میں یہ روشن صبح جو تھی وہ تیس سال تک رہی، اور پھر آہستہ آہستہ روحانی اندھیرے پھیلنے شروع ہوئے اور مکمل اندھیرا زمانہ بھی آ گیا جو آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ پھر آپ کے ظل کی بعثت کے ساتھ ظلّی طور پر لیلۃ القدر کا ایک نیا زمانہ شروع ہوگیا۔ اب ہم جس زمانے سے گزر رہے ہیں یہ مطلع الفجر کے بعد کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک لحاظ سے وہ دور بھی ختم ہوا۔ یہ دن جو طلوع ہوا ہے تو اس سے فیض پانے کے لئے اس زمانے میں اسلام اور احمدیت کے لئے جو فتوحات مقدر ہیں ان کو دنیاوی جاہ و حشمت سے بچانے کے لئے اور روحانیت کے معیار اونچے کرتے رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال بار بار رمضان میں لیلۃ القدر کی یاد دہانی کرواتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اور وہ تا قیامت قائم رہے گا۔ یعنی ایک لحاظ سے تو آپ کے وصال اور قرآنِ کریم کے اترنے کے ساتھ یہ ختم ہو گیا اور طلوعِ فجر ہوا لیکن ایک لحاظ سے جاری رہے گا کہ قرآن اور رمضان کے حق ادا کرو۔ تو اُمّت کو بھی اس میں پیغام ہے کہ اُمّت بھی رمضان میں ایک رات جو لیلۃ القدر کی رات کہلاتی ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار کے روحانی ماحول کو پیدا کر کے مومنوں پر احسان کیا ہے۔ پس اگر اس احسان کا احساس کرتے ہوئے ہم اپنے فرائض ادا کرتے رہیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری شدہ فیض سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ ہمارے دشمن جو اپنے زعم میں ہم پر دن رات تنگیاں وارد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں اندھیروں میں دیکھنا چاہتے ہیں، ہماری تباہی چاہتے ہیں اور اپنے زعم میں ہمیں برباد کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ الٰہی جماعتیں تو کبھی ضائع نہیں ہوتیں نہ برباد ہوسکتی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ تنگیاں جو آج کل ہمارے اوپر خاص طور پر پاکستان میں پیدا کی جا رہی ہیں، یہ لیلۃ القدر کے سامان لے کر آئیں اور پھر ہم مطلع الفجر کا وہ نظارہ دیکھیں جو ہمیشہ کی سلامتی اور فتوحات کی صورت میں ظاہر ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ :رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے ازصفحہ نمبر 2

موضوعات پر بات کی ہے ان کا ہمارے دین و مذہب اور روزمرہ زندگی سے براہِ راست تعلق ہے۔ جن مسائل کا آپ نے خطبہ میں ذکر کیا ان سے ہماری اپنی فیملی دوچار ہے، مثال کے طور پر ایک بات ہمیں بہت پسند آئی جو آپ نے شادی بیاہ کے موقع پر فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ موجودہ دور میں اقتصادی بحران نے ہمیں بری طرح متاثر کیا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی یہ نصیحت بہت ہی پر حکمت اور قابلِ عمل ہے۔ آپ کے خطبات گھرانوں اور اہلِ خانہ کو جوڑ کر رکھنے والے ہیں۔ اب ہم باقاعدگی سے آپ کا خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔ اور دورانِ ہفتہ اگلے خطبہ سے قبل کئی بار سن لیتے ہیں۔

عربک ڈیسک

حضور نے فرمایا کہ عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹ عربی زبان میں شائع ہوئی تھیں ان کی تعداد تقریباً 76 ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کا ترجمہ جو اس سال جو شائع کیا ہے یہ ترجمہ مجید عامر صاحب نے کیا ہے جو عربوں کی طرف سے بڑا پسند کیا گیا ہے۔ تذکرۃ الشہادتین اور الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ یہ بھی ترجمہ کے آخری مراحل میں ہیں۔ اور مزید آٹھ نو کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی ہیں اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھی۔

ایم ٹی اے العربیہ کے نیک اثرات

ایم ٹی اے کے ذریعے جو عربوں میں جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے حضور نے اس کے بعض واقعات بھی پڑھ کر سنائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مکرم ہشام عبدالجواد صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ احمدی ہونے سے قبل دین سے غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اب احمدیت کے ذریعے اسلام کی حلاوت نصیب ہوئی ہے۔ قبل ازیں بھی قرآن کریم تو پڑھتا تھا لیکن اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ جب ایک دوست نے احمدیت کے بارے میں بتایا تو شروع میں مَیں نے اس کی بہت مخالفت کی اور سنے سنائے اعتراضات کئے، وہ چونکہ نو احمدی تھے اس لئے بعض اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔ لیکن مَیں دیکھتا تھا کہ نماز بھی پہلے کی طرح ہی پڑھتے ہیں اور قرآن اور قبلہ بھی وہی ہے۔ دوسری طرف ایک روز مصری اخبار میں جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ چھپا، وہ دیکھا۔ اس پر میں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حق اور باطل کو پرکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کو پڑھا۔ اس پر یوں لگا جیسے میں پہلے ہی احمدی تھا لیکن امام مہدی کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس پر مجھے بہت رونا آیا جس کی کئی وجوہات تھیں۔ ایک یہ کہ میرے والد صاحب تک امام مہدی کا پیغام نہ پہنچا اور وہ بغیر بیعت کے فوت ہو گئے۔ دوسرے یہ کہ مَیں امام الزمان کو پہلے کیوں نہ پہچان سکا؟ جب میں انشراح صدر کے بعد احمدی ہو گیا تو خیال آیا کہ اگرچہ مجھے احمدیت کی صداقت کے بارے میں کوئی شک نہیں پھر بھی مجھے استخارہ کرنا چاہئے، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح اشارے ہوئے۔ احمدی ہونے کے بعد اسلامی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ میری نظر میں اور کوئی خوبصورت اور محبوب نہ رہا۔

لطافی نصیرہ صاحبہ فرانس سے لکھتی ہیں کہ میرے میاں ٹی وی کے چینل گھما رہے تھے کہ اچانک ایم ٹی اے مل گیا، جس پر پروگرام الحوار المباشر چل رہا تھا جس میں پُرنور چہرے والے لوگ بیٹھے تھے۔ ان کی تمام تفاسیر عقل اور منطق کے بالکل مطابق تھیں۔ اس کے بعد اسے باقاعدگی سے دیکھنا شروع کیا اور معلوم ہوا کہ مسیح موعود آ چکے ہیں جس سے دل کو اطمینان ہوا۔ ہم حقیقت کی تلاش میں تھے لیکن وہ غلط اور خرافاتی تفاسیر دل کو بھاتی نہ تھیں جن میں لاکھوں عام مسلمان بھٹک رہے ہیں۔ جیسے جنّ، دجال اور مسیح کا آسمان سے نزول اور جادو وغیرہ۔ لیکن آپ کی تفاسیر سن کر تمام شکوک دور ہو گئے۔ میری والدہ بھی میرے بچپن سے بیمار بھائی کی شفاء کے لئے پیروں فقیروں کے ہاں چکر لگایا کرتی تھیں اور ان کو کہا جاتا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد افسوس ہوا کہ اتنی عمر احمدیت کے بغیر ہی ضائع ہو گئی اور پھر آخر بیعت کر لی۔

مکرم رائد الاظہار صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں بچپن ہی سے نیک فطرت کی وجہ سے دین کا پابند رہا اور مسجد باقاعدگی سے جاتا رہا۔ اور چودہ سال کی عمر تک میری یہی حالت رہی اور اس کے بعد میں بالکل بدل گیا، نماز وغیرہ کی پابندی نہ رہی۔ کبھی کبھار مسجد میں چلا جاتا، یہی حال گاؤں کے اکثر نوجوانوں کا ہے، کیونکہ لوگ نماز صرف عادت کے طور پر پڑھتے ہیں۔ 1996ء تک میری یہی حالت رہی یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اپنے گاؤں کے امام مسجد مکرم محمد حسن فضیل صاحب سے میرا تعارف کرایا اور میں نے ان سے ملنا شروع کر دیا۔ وہ قرآن کریم پر غور و تدبر اور خدا تعالیٰ کی تقدیس اور انبیاء کی عصمت اور صاحبِ قرآنِ کریم کے حدیث پر حکم ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ایسی روایات کو ردّ کرنے کی تلقین کرتے تھے جو قرآن کے مخالف ہوں۔ خواہ وہ صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ درج ہوں۔ 2007ء میں ایک دن ٹی وی کے آگے بیٹھا مختلف چینل چیک کر رہا تھا کہ اچانک مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا۔ میں نے بڑے شوق سے باقاعدگی سے اسے دیکھنا شروع کیا۔ اور بالکل وہی مضامین جن پر ہم آپس میں بحث کیا کرتے تھے اس میں مل گئے، گویا ہمیں اپنی گم شدہ متاع مل گئی۔ ہم باقاعدگی سے یہ پروگرام دیکھنے لگے، اور اس کے بعد میں نے اور لوگوں کو بھی اس چینل کا تعارف کرایا اور بات پھیلتے پھیلتے گاؤں کے مولوی تک جا پہنچی۔ اس نے لوگوں کو متنبہ کرنا شروع کیا کہ یہ ایک گمراہ فرقہ ہے اس کے پروگرام نہیں دیکھنے چاہئیں، اور ان افکار کے پھیلانے والوں کو اس گناہِ عظیم سے توبہ کرنی چاہئے۔ لیکن ہم نے اپنا کام جاری رکھا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے 4 اپریل 2009ء کو ہم سب دوستوں کو بیعت کا شرف عطا فرمایا۔

عبدالحلیم البربری صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ اے اس زمانے کے اصحابِ کہف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارو! ہمیں آپ کے ذریعے حقیقی اسلام کی سمجھ آئی ہے۔ خدا کی قسم ہم مردہ تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ہمیں زندہ کر دیا۔ مجھے آپ سے بہت محبت ہے کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آپ کے ذریعے معلوم ہوئی ہے۔ حقیقی اسلام جو محبت اور الفت کا دین ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ حقیقی اسلام وہ نہیں جو مسخ شدہ صورت میں جبر واکراہ اور انتہا پسندی کے دین کو پیش کیا جاتا ہے۔

علی ہاشم زرداد صاحب لکھتے ہیں کہ ہم مردہ تھے آپ نے ہمیں زندہ کیا اور ہمارے اندر روح پھونکی، اور قرآن کریم کی فضاؤں میں اڑنے والے پرندے بنا دیا۔ اس پر میں آپ کا بہت مشکور ہوں یہ دراصل قرآنِ کریم کا معجزہ ہے جو آپ کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا۔ جو آپ کا انکار کرتا ہے وہ متکبر اور اندھا اور ظالم ہے۔

کمال المصری صاحب نے الحوار المباشر پروگرام پیش کرنے والوں کو لکھا ہے کہ مَیں سنّی ہوں لیکن معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محبت کیونکر میرے دل میں پیدا کر دی ہے۔ آپ کی باتوں میں مجھے وہ کچھ مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی، خاص طور پر جس عمدگی سے آپ نے قرآن کریم اور سیرۃ النبی ﷺ کو پیش کیا ہے وہ غیر معمولی ہے۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرمہ نور ابو یوسف صاحبہ لکھتی ہیں: میں نے جماعت کی صداقت جاننے کے لئے استخارہ کیا پھر سوچا کہ قرآن کریم کھولتی ہوں اور سب سے پہلے جس آیت پر نظر پڑی وہی میری رہنمائی کا باعث ہو گئی چنانچہ پہلی دفعہ قرآنِ کریم کھولا تو سورۃ حج کی وہ آیت سامنے آئی جس کا ترجمہ ہے کہ انہیں قولِ طیب اور صراط حمید کی طرف ہدایت دی گئی۔ اس پر میرا جسم کانپ گیا اور یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے۔ دوسری دفعہ قرآن کھولا تو جو آیت سامنے آئی اس کا مطلب تھا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو دن رات اللہ تعالیٰ کا ذکر اور عبادت کرتے ہیں۔ اس بار بھی پہلے جیسا ہی احساس تھا۔ تیسری دفعہ قرآن کھولا تو آیت سامنے آئی کہ لوگوں کا یومِ حساب قریب آ گیا ہے لیکن وہ اب غفلت کی حالت میں ہیں۔ اور جب بھی ان کے سامنے کوئی نیا پیغام آتا ہے تو اس کے ساتھ لاپرواہی کا معاملہ کرتے ہیں۔ میں نے جماعت کے بارے میں بہت تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھی پڑھی ہیں، اب اطمینانِ قلب حاصل ہونے کے بعد بیعت کر رہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اعجاز کریم صاحب الجزائر سے میرے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کو خط لکھتے ہوئے میرے جو جذبات ہیں ان کا الفاظ میں اظہار کرنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اپنی زندگی میں کبھی خدا کے خلیفہ سے ہمکلام ہو سکوں گا۔ مسخ شدہ اسلامی تعلیم اور قرآنِ کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے؟ یہاں تک کہ اردن کے ایک احمدی دوست سے احمدیت اور بانی سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔ جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ الٰہی وحی ہے۔ جب بیعت کا فیصلہ کیا تو پہلے استخارہ کیا۔ اس پر خواب میں دیکھا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو شہر سے گزر رہا ہوں ایک نور ہمارے ساتھ چل رہا ہے اور اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا فون نمبر آ رہا ہے۔ مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں ان کو واپس کال کرتا ہوں اگر انہوں نے فون کا جواب نہ دیا تو وہ سچے نبی ہوں گے ورنہ نہیں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ نبی فون کا جواب نہیں دیا کرتے۔ چنانچہ میں نے فون کیا، دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن انہوں نے فون نہ اٹھایا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے میرے سامنے پُر ہیبت تجلی فرمائی۔ مَیں نے قرآنِ کریم اور اعوذ باللہ پڑھنا شروع کر دیا تاکہ شیطان کہیں مجھ پر مہدی کا معاملہ مشتبہ نہ کر دے۔ اس کے بعد شدتِ خوف سے جاگ اٹھا۔ یہ نمازِ فجر کا وقت تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خواب سچی ہے اور پھر بیعت کر لی۔

محمد عبدالمجید صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار ہوں اور ہاتھ میں ایک چپو ہے اور بے مقصد و منزل گھوم رہا ہوں جبکہ سمندر میں طغیانی ہے اور کشتی ڈوبنے کے قریب ہے۔ تب میں نے اللہ تعالیٰ کی آواز سنی کہ یہ لو موسیٰ کا عصا اور سمندر پر مارو۔ جس پر ایک عصا ہاتھ آ گیا جو کسی قدر ٹیڑھا تھا میں نے اسے آسمان سے لیا اور سمندر پر مارا۔ جس پر کشتی ایک خوبصورت اور بلند مقام پر ٹھہر گئی جو خوبصورت عمارتوں والا ایک شہر ہے۔ اس میں سارے لوگ خوش شکل اور خوش وخرم تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کا شہر ہے۔ میں نے سمجھا کہ اس طرف اشارہ ہے کہ مجھے بیعت کر لینی چاہئے چنانچہ مجھے بیعت کی توفیق ملی۔

مکرم اسحاق احمد القدومی صاحب اردن سے لکھتے ہیں کہ جب ایم۔ ٹی۔ اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر عیسائیوں کے چینل پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا۔ اسی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ خندق کے روز اپنے گھوڑے پر سوار ہیں۔ پھر ایک منادی کی آواز آتی ہے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے بہت سی تلواروں کو حضور پر حملہ آور ہوتے دیکھا۔ حضورؐ اپنے دفاع کے لئے تلوار اٹھاتے ہیں میں بھی تلوار اٹھاتا ہوں اور حضور کی تلوار کے پیچھے رکھتا ہوں اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سی تلواریں مع میری تلوار کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ساتھ رکھ دی جاتی ہیں اس پر مَیں اونچی آواز میں کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے یہ تلواریں کس کی ہیں؟ تو مجھے آواز آتی ہے کہ یہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کی تلواریں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود بعض دفعہ اور ذریعوں سے بھی راستے کھولتا ہے، مخالفین کو بھی ذریعہ بنا دیتا ہے۔ ڈاکٹر میاسہ صاحبہ سعودیہ سے لکھتی ہیں کہ میں احمدیت کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی تو ایک دن اچانک بغیر کسی مقصد کے پال ٹاک پر احمدیوں کے چیٹ روم میں گئی جہاں مجھے ایسے امور کا پتہ چلا جن کے بارے میں مجھے کچھ علم نہ تھا۔ مَیں حیرت زدہ ہو کر اس روم سے نکل گئی اور بغیر کسی ارادے کے ایک دوسرے روم میں چلی گئی۔ یہاں بولنے والا شخص کہہ رہا تھا کہ ابھی ہمارے روم میں ایک احمدی داخل ہوا تھا یہ لوگ کفار، کافر اور ملحد ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ کسی اور موضوع پر باتیں کرنے لگا۔ مَیں نے اس روم میں احمدیوں کے بارے میں پوچھا لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ مَیں اس روم سے بھی نکل گئی اور کسی اور روم میں داخل ہو گئی۔ میرے داخل ہوتے ہی ایک شخص نے ایک قصیدہ کا لنک لکھ کر بھیجا تاکہ جو اس قصیدہ کو سننا چاہے اس لنک کے ذریعے سن سکتا ہے۔ یہ قصیدہ ایک غیر احمدی شاعر کا تھا جس کا مطلع یہ تھا کہ

عرفت طریقی الی صدیقی لِنَقْفُو دَرْبَ الھدی الاحمدی

کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ درست راستہ کون سا ہے اس لئے اے میرے دوست! میری طرف آ جا تاکہ ہم ہدایت کے احمدی راستے پر گامزن ہو جائیں۔

مَیں نے کبھی کسی قصیدے میں احمدیہ یا احمدی لفظ نہیں پڑھا تھا جب یہ قصیدہ سنا تو سمجھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے نام پیغام ہے اور یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا کیونکہ میں اس سلسلے میں تحقیق کر رہی تھی، اور یہ میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی تھی، لہٰذا میں نے فوراً بیعت کر لی۔

فراس العبادی صاحب ابوظبی سے لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں، ان کے مطالعے سے نیز ایم۔ ٹی۔ اے کے پروگرام الحوار المباشر کو باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔ شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوراً منفی ردّعمل ظاہر کیا۔ لیکن جب قرآنی آیات واحادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہو گیا اب میرے سامنے دو راستے ہو گئے یا تو میں مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان سے

نزول کا انتظار کئے جاؤں اور اس سے قبل دجّال کا انتظار جس کی بعض ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کو زیبا ہیں جیسے احیائے موتی وغیرہ اور پھر جن بھوتوں کے قصے اور قرآنِ کریم میں ناسخ و منسوخ کے عقیدے سے چمٹا رہوں، یا پھر حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے اسلام کو خرافات سے پاک فرمایا ہے اور اسلام کے حسین چہرے کو نکھار کر پیش فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دفاع فرمایا ہے۔ بہر حال میں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ وہ میری رہنمائی فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ چنانچہ مَیں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد علیہ السلام کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔ مَیں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔ جب مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں سے آنسو اُمڈ آئے، اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ ایک مفتری کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہوسکتی ہے؟ پھر ایک عجمی کا اتنی قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی۔

مکرم لطیف مصطفیٰ حریری صاحب شام سے لکھتے ہیں کہ مَیں ایک سادہ انسان ہوں، پڑھ لکھ نہیں سکتا اور نہ ہی میری پاس کوئی وسائل ہیں۔ گزشتہ چار ماہ میں مَیں نے بہت سی خوابیں دیکھی ہیں۔ میری روح قبض کی جارہی ہے۔ آخری خواب میں مَیں نے دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم طرطوس شہر میں تشریف لائے ہیں اور ہمارے گھر کے ایک ہی کمرے میں تشریف فرما ہیں جس کا اصل میں ایک ہی دروازہ ہے لیکن مجھے خواب میں اس کے دو دروازے نظر آئے، ایک مغرب کی طرف اور دوسرا قبلے کی طرف۔ میرے والد صاحب اس دروازے پر کھڑے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ کو سلام کرو۔ مَیں نے سلام عرض کیا۔ جب مَیں نے مصافحہ کیا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا میرے دل میں داخل ہوا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوا۔ میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں موجود ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بارے میں میں نے استخارے کے بعد، جس میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی کہ اے خدا! میں ایک سادہ اَن پڑھ انسان ہوں مجھے حق دکھا تو خدا تعالیٰ نے میرے عمل مجھے دکھائے جو اچھے نہیں تھے۔ کیونکہ میں نماز کا بھی پابند نہیں تھا۔ اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ قبرستان میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میری روح قبض کرنے آئے ہیں اور انہوں نے میری گردن پر ٹھوکر ماری ہے جس سے میری گردن پر مہر کا سا نشان پڑ گیا ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چل پڑا حتی کہ مَیں نے ایک نوجوان کو دیکھا اور مَیں نے اسے تعجب سے کہا کہ میری گردن پر امام مہدی کی مہر لگی ہوئی ہے اس نے کہا کہ یہ نشان میری گردن پر بھی ہے اور یہ بیعت کی مہر ہے۔

(باقی آئندہ)

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

نماز جنازہ

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 9/اگست 2010ء۔ قبل نماز ظہر وعصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب (آف کینیڈا)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(1) مکرم موسیٰ رستمی صاحب (صدر جماعت کوسووو)

مرحوم 5۔اگست 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ Kosovo میں 2000ء میں جب جماعت کا قیام عمل میں آیا تو جنگ کی وجہ سے نامساعد حالات کے باوجود اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی رقوم کو بہت احتیاط سے خرچ کیا کرتے تھے۔ جماعت کے پہلے مشن ہاؤس کی تکمیل کے ہر مرحلے پر اخراجات کا خود جائزہ لیتے رہے اور بہت سارا حصہ وقارِ عمل کے ذریعہ مکمل کروایا۔ ایک دفعہ انہیں پتہ چلا کہ ان کی تنخواہ مبلغ سے کچھ زیادہ ہے تو پوچھے اور بتائے بغیر ہی اپنی تنخواہ کو کم کرلیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میری تنخواہ ایک مبلغ سے زیادہ ہو۔ انہیں Kosovo میں جماعت کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنے اور نومبائعین کی تربیت کی ہر لمحہ فکر رہتی تھی۔ نومبائعین ان کے فیملی ممبر کی طرح ہوتے تھے جن کی تربیت کے ساتھ ساتھ یہ ان کی ہر قسم کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ انہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ Kosovo جماعت کی اکثریت موصی اور انتہائی پڑھے لکھے افراد پر مشتمل ہے۔ آپ انتہائی متقی، پرہیزگار اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے باوفا مخلص انسان تھے۔ نماز اس قدر خشوع و خضوع اور رقت کے ساتھ ادا کرتے کہ ہر دیکھنے والا اس پر رشک کرتا تھا۔

(2) مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش قادیان۔

مرحوم 31۔جولائی 2010ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم ابتدائی 313 درویشوں میں سے ہیں جو حفاظت مرکز کے لئے قادیان میں رکھے گئے تھے۔ آپ دیہاتی مبلغ کے طور پر پچیس سال سے زائد عرصہ جنوبی ہند کے مقامات (نندگڑھ، تیماپور، یادگیر اور شموگہ) میں کامیاب خدمت بجالاتے رہے۔ 1982ء میں آپ کو مرکز بلالیا گیا اور اس دوران ٹیوٹر بورڈنگ جامعہ احمدیہ اور قائد عمومی مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے سادہ طبیعت، خوش مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ساری زندگی نیکی اور تقویٰ سے بسر کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب (صدر مجلس نابینا ربوہ)

23۔جولائی 2010ء کو دل کے حملہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بچپن میں ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بینائی سے محروم ہوگئے لیکن آپ نے بریل سسٹم کے ذریعہ پڑھائی جاری رکھتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے ہسٹری کیا۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج جوہر آباد، گورنمنٹ کالج گوجرہ اور گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور پروفیسر خدمات بجالاتے رہے۔ جب مجلس نابینا ربوہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس کے صدر مقرر ہوئے اور تاوفات بطور صدر مجلس خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نے ابتدائی دور میں اس مجلس کے اخراجات بھی خود ہی برداشت کئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب۔ مظفر گڑھ)

10۔اپریل 2010ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو قرآن کریم پڑھانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مظفر گڑھ میں پہلے صدر لجنہ مقامی اور پھر ضلعی صدر منتخب ہوئیں۔ سالہا سال تک مرکز اور ضلع سے آنے والے مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام بڑی لگن اور بشاشت سے کرتی رہیں۔ 1974ء میں آپ کو مرکز اور ضلع سے مسجد کی حفاظت کے لئے آنے والے خدام کی خدمت کا بھی موقعہ ملا۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بے حد صابر وشاکر اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا اور اپنے بچوں میں بھی خلافت سے تعلق کو مضبوط کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم مشہود احمد صاحب (آف دبئی)

10۔جون 2010ء کو ایک حادثہ میں سمندر میں ڈوبنے سے 45 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت الف دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ 15 سال سے دبئی میں رہائش پذیر تھے اور اس دوران مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور نیشنل عاملہ میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ سارہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا نعیم الدین صاحب کارکن حفاظت خاص لندن)

آپ کچھ عرصہ قبل بیٹی کی وفات پر ربوہ گئی تھیں کہ 26/جولائی 2010ء کو خود بھی 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت دولت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، صابر وشاکر، وفادار اور نیک خاتون تھیں۔ بہت مہمان نواز اور ملنسار تھیں۔ کبھی کسی سے ناراض نہ ہوتیں۔ ہمیشہ حوصلہ اور صبر کا مظاہرہ کرتیں۔ جماعتی چندوں اور مالی تحریکات میں شوق سے حصہ لیتیں۔ خلافت اور نظامِ جماعت سے غیر معمولی تعلق تھا۔ مرحومہ کے شوہر 10 سال تک اسیر راہ مولیٰ رہے تو اس دوران آپ نے نہایت صبر وقناعت کے ساتھ وقت گزارا۔ بچوں کی نیک تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں اپنے شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ طاہرہ نصیر صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد خان صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

10 جولائی کو حرکتِ قلب بند ہونے سے 45 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نہایت دیندار، صوم وصلوۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتیں۔ بالخصوص دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتیں اور جماعتی انتظام کے تحت تبلیغی سفروں میں شامل ہوا کرتی تھیں۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتیں۔ بہت دعا گو، غریبوں کی ہمدرد اور ہر کسی کے کام آنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رانا نعیم الدین صاحب کارکن حفاظت خاص لندن کی بیٹی تھیں۔

(8) مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک احمد دین صاحب۔ لودھراں)

17۔مئی 2010ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ حضرت مولوی اللہ بخش صاحبؓ کی نواسی اور حضرت مولوی خدا بخش صاحب کی پوتی تھیں۔ نہایت نیک، پاکباز اور صالحہ خاتون تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور بلا ناغہ تلاوت قرآن کریم کی عادی تھیں۔ بچوں کو گھر میں قرآن کریم بڑے شوق سے پڑھاتیں اور اپنی آخری عمر میں بھی قرآن کریم کے بعض حصے حفظ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ (علی پور ضلع مظفر گڑھ) کی والدہ تھیں۔

(9) مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب (گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد)

21۔جون 2010ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنی جماعت 69 رب گھسیٹ پورہ میں قائد مجلس، سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ اسی طرح نظام جماعت سے بھی بے مثال اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم کو قرآن کریم سے بے حد محبت تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ نماز باجماعت کی پابندی کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بہنیں اور پانچ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب (مربی سلسلہ) کراچی میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(10) مکرم محمد احسان الحق صاحب (نواب شاہ۔ سندھ)

27۔مارچ 2010ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی عہدیداران، واقفین زندگی اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، لین دین کے بہت کھرے اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔

(11) مکرم عبد المنان صاحب (ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

یکم جون 2010ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم انتہائی محبت کرنے والے اور ایک صابر وشاکر مخلص انسان تھے۔ آپ نے محاسب، سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری مال کے علاوہ انصار اللہ کے آڈیٹر اور احمدیہ انجینئرنگ ایسوسی ایشن کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیز خلافت لائبریری اور فضل عمر فاؤنڈیشن میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ چندوں میں ہمیشہ استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے اور جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے۔

(12) مکرمہ رشیدہ بشیر صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد پرویز صاحب۔ جرمنی)

2۔جولائی 2010ء کو بائی پاس آپریشن کے بعد 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان کے ہاں خادمہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ کچھ عرصہ سے جرمنی میں رہائش پذیر تھیں۔ وہاں آپ نے نیشنل معاونہ ضیافت، سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی صابر وشاکر، عبادت گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ❋❋❋❋❋

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

امامت کروائیں اور آپ نے امامت چھوڑ دی ہے۔

اس پر موصوف نے کہا کہ جب مَیں خود امام تھا مجھے بعض چیزیں اچھی نہیں لگتی تھیں لیکن دوسرے اماموں کو دیکھ کر کرنی پڑتی تھیں۔ احمدی ہونے کے بعد سب کچھ چھوڑ دیا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ آپ احمدی کس طرح ہوئے۔ موصوف نے بتایا کہ مدرسہ میں تعلیم کے دوران مَیں نے وہ تمام احادیث پڑھی تھیں جن میں حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا ذکر ہے۔ لیکن ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا اور احادیث کی تشریح بھی اس رنگ میں کی جاتی تھی جو کہ صرف ظاہری مطالب پر مشتمل تھی اور بعض اوقات یہ مطلب سمجھ بھی نہیں آتے تھے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ جب وہ امام مسجد تھے تو وہ ان کے ساتھی امام، مولوی حضرات آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ احادیث جن میں امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر موجود ہے کس طرح ظاہری رنگ میں پوری ہوسکتی ہیں۔ مزید اس نے یہ بھی بتایا کہ میرا دل اس وقت بھی مطمئن نہیں تھا۔ جب جماعت کے مبلغ کی طرف سے ان احادیث کی تفصیل سنی تو دل مطمئن ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ آج کل مزدوری کا کام کرتا ہوں۔ مستری ہوں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ میرے حالات ٹھیک کردے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ حالات ٹھیک ہوجائیں گے، آپ پریشان نہ ہوں۔

......وفد کے ایک ممبر Mr.Rexep Hasani نے بتایا کہ وہ 2002ء سے احمدی ہیں اور ایک سکول میں استاد ہیں۔ مبلغ سلسلہ کوسووو جاوید اقبال ناصر صاحب نے بتایا کہ یہ صاحب یونیورسٹی میں ان کے کلاس فیلو رہے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ انہیں افسوس ہے کہ وہ اس سے قبل جلسہ میں شامل نہ ہوسکے لیکن اب انتہائی خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے امسال توفیق عطا فرمائی ہے۔ جلسہ میں شامل ہوکر مجھے روحانی لذّت اور سرور ملا ہے۔

......البانیا کے وفد سے ایک خاتون نے بتایا کہ وہ ترانہ (Tirane) کی رہنے والی ہیں۔ انہوں نے جلسہ دیکھا ہے۔ بڑا لطف آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایمان میں مضبوطی عطا فرمائی ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحیح راستہ پر لے آئے۔

......البانیا سے آنے والی ایک اور خاتون نے بتایا کہ وہ پروفیشن کے لحاظ سے ٹیچر ہیں۔ ان کے بھائی احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ ہمارے ملک میں کمیونزم نے مذہبی روایات کو ختم کردیا۔ لیکن ہم مذہب پر قائم رہے۔ ہم بھی انشاء اللہ جلد جماعت میں شامل ہوں گے۔ ان کے بیٹے احمدی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اتنا بڑا اور عظیم الشان جلسہ ہوا ہے۔ جیسے کے سارے انتظامات دیکھے ہیں۔ ان سب چیزوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ ان کا بیٹا سائنس میں گریجوایشن کر رہا ہے۔ حضور انور نے ان کے بیٹے کو کہا کہ اب اپنی والدہ کو بھی احمدی بناؤ۔

......البانیا سے آنے والے ایک احمدی ممبر نے کہا کہ مَیں چھوٹی عمر سے ہی جماعت کو جانتا ہوں۔ جب جماعت کا مرکز دارالحکومت ترانہ (Tirane) میں قائم ہوا اس وقت سے ہی مسجد میں آنا جانا ہے۔ میرا خاندان دین اسلام پر قائم ہے۔ انشاء اللہ العزیز باقی بھی احمدیت میں شامل ہوں گے۔ مَیں امسال پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔

......وفد میں شامل ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ مَیں کمپیوٹر سائنس میں مزید تعلیم حاصل کروں اور جماعت کی خدمت کرسکوں۔ جس طرح ساری دنیا میں احمدیت کی مخالفت ہو رہی ہے اس طرح البانیا میں بھی جماعت کے خلاف پراپیگنڈہ ہے۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور کی اقتداء میں پہلی نماز پڑھنے سے ہی میرے تمام شکوک دور ہوگئے۔ حضور انور کو قریب دیکھ کر میرے دل میں خدا تعالیٰ نے جو قربت اور محبت ڈالی ہے اس سے میری خلش دور ہوگئی ہے۔ میرے دل میں جو شکوک تھے وہ سب لاہور کے واقعہ نے دُور کر دیئے ہیں۔ احمدیوں کے اعمال وہ ہیں جو سچے مسلمانوں والے ہیں اور مخالفین کے اعمال وہ ہیں جو مخالفین اسلام کے اعمال تھے۔ حضور! دعا کریں کہ میرا دوست بھی جماعت میں داخل ہو۔ حضور انور نے فرمایا، اللہ اس کا سینہ کھولے۔

......ایک البانین دوست نے بتایا کہ مدرسہ میں اسلامی تعلیم چار سال کے لئے حاصل کی تھی۔ اس تمام عرصہ میں یہ کوشش کی کہ دلائل کی رو سے اسلام سیکھوں اور علم حاصل کروں۔ ہمیشہ حقیقت کو تلاش کرنے میں لگا رہا۔ البانیا میں اسلامی فرقے بہت سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے البانیا کے دونوں مبلغین سے رابطہ قائم ہوا۔ جب مَیں نے پہلی دفعہ خطبہ جمعہ سنا اور نماز پڑھی تو مَیں نے اپنے آپ کو حقیقت کے بہت قریب پایا۔ جماعت کے بارہ میں میرا مزید تعارف بڑھا اور سب سے زیادہ جو چیز مجھے پسند آئی وہ یہ تھی کہ اس جماعت کا ایک امام ہے، ایک خلیفہ ہے اور ساری جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کی تعلیم تھی۔ مَیں نے جو سنا تھا اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مجھے موقعہ ملا کہ جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں نہ کہ دوسروں سے سنوں۔ موصوف نے بتایا کہ ابھی تک مَیں نے بیعت نہیں کی لیکن پوری طرح تیار ہو کر بیعت کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کیا ابھی کسی قسم کے شکوک و شبہات باقی ہیں۔ تو موصوف نے عرض کیا کوئی شکوک و شبہات نہیں، ہر چیز واضح ہے۔ بیعت کرنے سے پہلے مزید تسلّی کرنا چاہتا ہوں۔

......ایک دوست نے بتایا کہ جس دن جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آ رہا تھا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ بہت بڑا میدان ہے۔ سارے مسلمان تھے لیکن مَیں کسی کو جانتا نہیں۔ سب قرآن کریم کی آیات تلاوت کر رہے تھے۔ جب میری باری آئی تو مَیں نے سورۃ التین کی تلاوت کی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

چنانچہ جب مَیں جلسہ میں پہنچا اور حضور انور کی اقتداء میں سب سے پہلی نماز نماز مغرب و عشاء ادا کیں تو حضور انور نے عشاء کی نماز میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ اس سے میرا ایمان بہت مضبوط ہوا ہے اور یہ ہرگز اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔

......کوسووو سے آنے والے وفد کے ایک ممبر Mr.Muhmet Peci کو حضور انور نے دیکھتے ہی فرمایا مَیں آپ کو جانتا ہوں۔ آپ پرانے ممبر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ Phd کر رہے ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ اور البانین لٹریچر کے مختلف مضامین پڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ دوسرے مختلف زبانوں کے رائٹرز (Writers) کے لٹریچر کا بھی تقابلی جائزہ اور موازنہ کرتے رہیں۔ تو اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہ تو میرے فیلڈ کے لئے بہت ضروری ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ بعد ازاں ان دونوں وفود نے تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

البانیا اور کوسووو کے وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام چھ بج کر دس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بوزنیا (Bosnia)، سربیا (Serbia) اور میسیڈونیا (Macedonia) کے وفود سے ملاقات

اس کے بعد بوزنیا (Bosnia)، سربیا (Serbia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بوزنیا سے تین، سربیا سے چار اور میسیڈونیا سے بیس افراد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ ان بیس میں سے دس عیسائی دوست تھے جنہوں نے جلسہ کے تمام پروگراموں میں شرکت کی اور تقاریر سنیں اور بہت اچھا اثر لیا۔ حضور انور سے ملاقات سے قبل ان عیسائی دوستوں نے مسنون طریق پر السلام علیکم کے الفاظ یاد کئے کہ حضور انور کو اسلامی طریق پر السلام علیکم کہیں گے اور حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دیں گے۔

......بوزنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Cazim Ferhatovic نے بتایا کہ مَیں نے دوسرے مسلمانوں کو دیکھا ہے ان میں کوئی اتحاد و محبت نہیں ہے۔ آپس میں لڑتے ہیں۔ مَیں نے احمدی مسلمانوں میں اچھی چیزیں ہی دیکھی ہیں۔ پہلی دفعہ جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ مختلف اقوام کے لوگ یہاں جمع ہیں لیکن سب میں اتحاد و محبت ہے۔ جس نے مجھے اپیل کیا ہے۔ جلسہ پر مَیں نے جو کچھ دیکھا ہے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ امن، بھائی چارے کے ساتھ سب کام ہو رہے ہیں۔

......بوزنیا سے آئے ہوئے ایک دوسرے دوست Elvedin Hadi Bulic نے بتایا کہ مَیں بھی پہلی دفعہ جلسہ سالانہ پر آیا ہوں۔ پہلے مَیں MTA پر جلسہ دیکھتا تھا۔ اب خود شامل ہوا ہوں۔ ایسا تجربہ ہوا ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ حضور کے سامنے بولنا مشکل ہو رہا ہے۔

......ملک سربیا (Serbia) سے آنے والے دوست Izet Crnisaniu نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ابھی احمدی نہیں ہوں۔ پیشہ کے لحاظ سے کپڑے پر پرنٹنگ کا کام کرتا ہوں۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں شامل ہوا ہوں۔ اس سے پہلے انٹرنیٹ پر دیکھتے تھے۔ جیسا انٹرنیٹ پر دیکھا تھا اس سے بہت بڑھ کر پایا۔ اتنے زیادہ لوگ تھے۔ سب میں پیار و محبت دیکھا۔ ہر چیز ٹھیک تھی۔ جیسا سوچا تھا اس سے بہت بڑھ کر پایا۔

......بوزنیا سے آنے والے دوست Elvedin صاحب کے بارہ میں بوزنیا کے مبلغ سلسلہ وسیم احمد سروعہ صاحب نے بتایا کہ یہ اس وقت معلم کا کورس کر رہے ہیں اور ان کی اہلیہ نے بعض مضامین کا ترجمہ شروع کر دیا ہے اور وہ بہت مخلص احمدی ہیں۔

......ملک میسیڈونیا سے آنے والے ایک ممبر Selim Arifovski نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے گزشتہ 15 سال سے احمدی ہیں۔ پہلے جماعت کے پروگرام TV پر دیکھتا تھا۔ لمبے عرصہ کے انتظار کے بعد جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ جذبات بیان کرنا مشکل ہے۔ 1995-96 سے ہمارے ذریعہ میسیڈونیا میں جماعت کا آغاز ہوا۔ ہم پہلے احمدی ہیں۔ مَیں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو دیکھا ہے۔ یہ میرے لئے ایسی چیز ہے جس کا یقین کرنا مشکل ہے کہ میری زندگی میں ایسا ہوا کہ حضور کو دیکھ لیا۔

......میسیڈونیا سے آنے والے ایک صاحب نے بتایا کہ حضور انور کو مل کر اور جلسہ میں شامل ہو کر میری زندگی کی ہر خواہش پوری ہوچکی ہے۔ حضور انور نے انہیں دعا دیتے ہوئے فرمایا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ایمان و یقین میں مزید بڑھائے اور آپ وہاں جماعت کو پھیلانے کا موجب بنیں۔

......میسیڈونیا سے آنے والے ایک احمدی دوست Dzafer Destanovski صاحب نے بتایا کہ وہ 1996ء سے احمدی ہیں۔ ان کو کافی احمدیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ احمدیت کا نور ہمارے علاقہ میں پہنچا اور ہمارے علاقہ کو منور کر دیا۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ جس احمدیت کو ہم نے پایا ہے اسی کو ہم آگے پھیلائیں گے۔ جب تک ہماری زندگی ہے ہم احمدیت کے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں گے۔ حضور انور نے اس پر فرمایا: ماشاء اللہ۔

......ایک اور دوست نے کھڑے ہو کر بتایا کہ میری زندگی میں یہ پہلا اور سب سے اہم موقع ہے کہ مَیں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں۔ مَیں حقیقی احمدی ایک سال پہلے بنا جب جماعت کی کتب پڑھیں۔ 1999ء میں فیملی احمدی ہوئی تھی۔ مَیں بھی احمدی ہوگیا تھا لیکن اس وقت مجھے احمدیت کا اتنا علم نہیں تھا۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مَیں نے بھی سسٹر فہریہ کی طرح جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کا کام کرنا ہے۔ سسٹر فہریہ ہماری بوزنین احمدی خاتون ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو جماعتی لٹریچر کے تراجم اور ان کی نظر ثانی کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ MTA کے پروگراموں میں بوزنین زبان میں ترجمہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔

......میسیڈونیا سے آنے والے ایک اور احمدی دوست Ramazan Memeti صاحب نے بتایا کہ قبل ازیں 1996ء اور 1997ء میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔

......ایک دوست Safet Dushko نے بتایا کہ وہ پیشہ کے لحاظ سے Bio انجینئر، کھانے پینے کی اشیاء کے کنٹرول وغیرہ کا کام کرتے ہیں لیکن ان دنوں فارغ ہیں۔ جلسہ کے بارہ میں اپنا تأثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مَیں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔ بہت اچھا جلسہ تھا۔ سارے انتظامات حیران کن تھے۔

......ایک اور عیسائی دوست Stefanouovski نے بتایا کہ وہ آثار قدیمہ کے ماہر ہیں اور ایک ادارے کے ڈائریکٹر ہیں۔ اپنی تحقیقات کے حوالہ سے کئی مضامین طبع کروا چکے ہیں اور ایک گیلری کے نگران بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ اپنے شہر میں ایک میوزیم بنایا ہوا ہے جس میں پرانی چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ ساتویں، آٹھویں صدی میں وہاں 70 فیصد آبادی مسلمان تھی۔ جب سپین سے اسلام ختم ہوا تو ادھر میسیڈونیا میں شروع ہوا۔ ترکوں کے ذریعہ 1490ء کے قریب اسلام ہمارے ملک میں داخل ہوا۔ اب ہمارے علاقہ میں پچاس کے قریب مختلف کلچر کے لوگ آباد ہیں۔

......میسیڈونیا سے آنے والے ایک عیسائی طالبعلم Kovacov Igor نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں اور اکنامکس کی

تعلیم حاصل کررہے ہیں ۔ جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ مَیں یہاں سے بہت مثبت تصویر لے کر جا رہا ہوں۔ یہاں آ کر جو دیکھا اس نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

❁......Mr.Kovako Vojo جو محکمہ جنگلات کے ڈائریکٹر ہیں اور Pechecvo شہر میں کام کرتے ہیں ۔انہوں نے بتایا کہ جماعت کے ایک ممبر کے ذریعہ جلسہ پر آنے کا دعوت نامہ ملا تو یہاں آیا ہوں۔مَیں نے جلسہ کے تمام پروگرام سنے ہیں ۔جلسہ کے بارہ میں تأثرات بہت لمبے عرصہ تک ہمارے ذہنوں میں رہیں گے اور ہم آپ کی مہمان نوازی سے بہت مطمئن ہیں۔آپ کی سیکورٹی کے نظام سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔اس جلسہ کی یاد ہمیشہ دل میں رہے گی۔

❁......ایک عیسائی دوست Miovski Ognan نے بتایا کہ مَیں نے اکاؤنٹینسی کی ایک فرم کھولی ہوئی ہے۔اس فرم کا ڈائریکٹر ہوں اور جماعتی اکاؤنٹ کا حساب بھی مَیں ہی چیک کرتا ہوں۔گزشتہ سال مجھے ویزا نہیں ملا تھا اور مَیں نہیں آ سکا تھا۔مَیں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑے روحانی رہنما کے سامنے حاضر ہوں۔مَیں آپ کے جلسہ سے بھی مطمئن ہوں اور اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ دنیا میں امن پھیلے اور دنیا کی بقا امن میں ہی ہے۔مجھے موقعہ ملا تو مَیں دوسری دفعہ بھی جلسہ میں ضرور شامل ہوں گا۔

ان کے ساتھ ان کی اہلیہ Miovski Suzana بھی موجود تھیں۔یہ خاتون سول انجینئر ہیں لیکن اپنے شعبہ میں Job نہ ملنے کی وجہ سے اپنے خاوند کی فرم میں کام کرتی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے۔

❁......ایک البانین دوست نے ذکر کیا کہ وہ آج بیعت کرنا چاہتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا خود سمجھ کر بیعت کررہے ہیں یا کسی کے کہنے پر کررہے ہیں۔یا اپنے چچا کے کہنے پر کررہے ہیں ۔موصوف نے عرض کیا کہ خود سمجھ کر کررہا ہوں ۔چچا نے بتایا کہ مَیں ان سب کو حضورانور کے خطبات پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔لٹریچر دیتا ہوں۔ دو میسیڈونین دوستوں نے بھی بیعت کی خواہش کا اظہار کیا اور باقی دوستوں نے کہا کہ ہم بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا ٹھیک ہے آج نماز مغرب وعشاء کے بعد بیعت ہوگی ۔آپ سب لوگ اس میں شامل ہوجائیں۔

ملاقات کے اس پروگرام کے آخر پر سبھی مہمانوں نے حضورانور کے ساتھ گروپس کی صورت میں بھی اورانفرادی طور پر بھی تصاویر بنوائیں۔ یہ لوگ باری باری حضورانور کے پاس آتے، حضور کا ہاتھ پکڑتے ،چومتے اور اپنے چہرہ کے ساتھ لگاتے اور تصویر بنواتے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں عقیدت ومحبت اور فدائیت کا اظہار کررہا تھا۔

وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجے ختم ہوا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا، پاکستان، آسٹریا، بورکینا فاسو، دوبئ، سویڈن، ہنگری، سلوانیا، کبابیر، پولینڈ اور یوگنڈا کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں Husum، Dattewn، Berlin، Bremen، Augsburg اور Munchen سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔آج مجموعی طور پر 37 فیملیز کے 139 افراد نے اور پانچ احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب رخصتانہ

بعدازاں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ برلن (جرمنی) کے بیٹے عزیزم عطاء الواسع طارق کی تقریب رخصتانہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ تقریب رخصتانہ کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔آخر پر حضورانور نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب بیعت

دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’مسجد بیت السبوح‘ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حسب پروگرام بیعت کی تقریب ہوئی۔آج کی اس تقریب میں ایک البانین دوست Mr. Ferdin Licaj صاحب، دو میسیڈونین دوست مکرم Shaban Mehmeti اور مکرم Eroll Imeri صاحب نے اور ایک پولش خاتون Magdalena Legouicz صاحبہ نے بیعت کی سعادت حاصل کی ۔ تینوں مرد احباب نے حضورانور کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا جبکہ خاتون نے لجنہ کے ہال میں دیگر خواتین کے ساتھ بیعت کرنے کی سعادت پائی۔

البانیا، کوسووو، میسیڈونیا اور بوزنیا سے آنے والے دیگر احمدی احباب نے بھی اس موقع پر بیعت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ یہ سبھی احباب اگلی صفوں میں موجود تھے۔ حضور انور کے قریب بیٹھ کر انہوں نے دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔آخر پر حضورانور نے دعا کروائی۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ بیعت کرنے والے احباب جماعت نے ان نومبائعین کو گلے لگایا اور مبارکباد دی۔ بیعت کرنے والے نومبائعین اور ان ممالک سے آنے والے پرانے احمدیوں کی آنکھوں میں آنسو تھے ۔ اخوت ، بھائی چارہ ،محبت و پیار کے ایسے نظارے انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کہ اس کرہ ارض کے چپہ چپہ پر بسنے والوں کو رنگ ونسل، ملک، قوم اور کلچر اور زبان کے فرق کے بغیر ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا ہے اور محبت و پیار کی ایسی لڑی میں پرو دیا ہے کہ اپنے اور بیگانے کی تمیز ہی نہیں رہی۔سبھی بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی طرح ’’حبل اللہ‘‘ کو تھامے ہوئے اور عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اپنے پیارے امام کی ایک آواز پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھے ہیں اور ایک ایسی وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جس کے مقدر میں ٹوٹنا یا بکھرنا نہیں بلکہ مضبوط سے مضبوط تر ہو کر فتوحات کو گلے لگانا ہے اور دنیا کے ہر خطہ میں بسنے والے انسان کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کھڑا کرنا ہے۔یہی تقدیر الٰہی ہے ۔دنیا کی کوئی مخالفت، کوئی طاقت اس تقدیر کو نہیں بدل سکتی۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) ہمارا مقدر ہے اور سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ (سورۃ القلم:45) وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ (سورۃ القلم:46) ہمارے مخالفین کے نصیب میں ہے۔

(باقی آئندہ)

بینن کے شہر داسا (Dasa) میں مسجد کا بابرکت افتتاح

داسا DASA بینن کا آٹھواں بڑا شہر ہے یہ پہاڑی علاقہ ہے جہاں اٹھارویں صدی میں قریبی ملک نائیجیریا سے لوگوں نے آ کر بسیرا کیا تھا اور آہستہ آہستہ یہ علاقہ بسنے لگا۔وہ لوگ مذہباً بُت پرست تھے جو پتھروں کی پوجا کرنے والے اور خانہ بدوشی کی زندگی گزارتے تھے۔

ابھی ان لوگوں کو آئے 20، 25 سال ہی گزرے تھے کہ مذہب عیسائیت اس علاقہ پر حملہ آور ہوئے اور یہ علاقے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔

انیسویں صدی کے وسط میں مسلمانوں کا اس علاقہ سے گزر ہونا شروع ہوا اور وہابی تجانی فرقہ نیز اہلحدیث و مالکی فرقہ کے لوگ اس شہر میں داخل ہوئے۔اور آج تک انہی کی دو تین مساجد بن پائیں۔

1976ء سے جماعت احمدیہ کے افراد بھی اس علاقہ میں تبلیغ اور رفاہی کام سرانجام دینے لگے مگر ان پہاڑی لوگوں کی طبعی سخت مزاجی ہمیشہ ہی امام مہدی کے پیغام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی رہی کئی بار بحثیں ہوئیں مگر ماننے کوئی تیار نہیں تھا۔

پہلی بار جماعت کا جو نفوذ یہاں بنیادی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے 2004ء کے دورہ کی برکت سے ہوا۔آپ کی آمد کی تیاریوں میں محترم امیر صاحب اور ریجنل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ملک کی اتھارٹیز سے مضبوط روابط بنا کر داسا اور اس کے گردونواح کے دیہات میں ہر گلی کوچہ میں ڈھولک پیٹ کر اعلانات کئے کہ امام مہدی آچکا ہے، اور چند ہی دنوں میں اس کا پانچواں خلیفہ آپ لوگوں کی سرزمین پر آنے والا ہے۔ یہ دعوت عام ہے ہر ایک کے لئے کہ وہ داسا، توئی اور پاراکو (یہ بینن کے شہر ہیں) کے پروگراموں میں شامل ہو کر اس کا دیدار اپنی زندگی میں کر لے۔

2004ء میں حضورانور نے دورہ کے دوران 40 بادشاہوں کو شرف ملاقات بخشا اور پھر اسی ہوٹل میں نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

غالباً تاریخ میں پہلی بار داسا کی سرزمین پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سجدہ ریزی تھی جو بارگاہ ایزدی میں سوفیصد قبول ہوئی اور پھر ہر دن اس زمین کی تقدیر بدلتا ہی چلا گیا ۔پہاڑی مزاج پتھر دل لوگ آہستہ آہستہ اثر قبول کرنے لگے ۔2004ء کے بعد پہلے سال میں داسا کے قریبی دیہاتوں اور دوسرے سال داسا شہر میں بھی لوگوں نے احمدیت کو قبول کرنا شروع کر دیا ۔اس طرح داسا میں جماعت کا مشن قائم ہوا۔ اور اب بفضلہٖ تعالیٰ بعض قانونی دقتوں کے دور ہونے اور وسائل کے میسر آنے پر جماعت احمدیہ کو اس شہر میں مین روڈ پر ایک نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب مینار والی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ (الحمدللہ علیٰ ذلک)

اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کے موقع پر غیر احمدی مخالف علماء اور آئمہ بھی شریک ہوئے۔ یہی وہ ملّاں حضرات ہیں جنہوں نے حضور اقدس کے دورہ بینن 2008ء پر آنے والوں کو روکا تھا اور جو بیچارے آ گئے تھے ان سے واپسی پر بائیکاٹ کے اعلانات کروائے ان پر کفر کے فتوے لگوائے اور ان کے نکاح فسخ کروائے۔ آج یہ سارے خود اس افتتاح میں شامل تھے۔

افتتاحی تقریب 9:30 بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی ۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم بکری مصلحو صاحب نائب امیر و جنرل سیکریٹری صاحب نے اس تقریب کا تعارف پیش کیا اور مہمان حضرات کو خوش آمدید کہا۔جس کے بعد تقریب پر آئی ہوئی اتھارٹیز میں سے 5 نے وقت کی مناسبت سے اس شہر میں جماعتی سرگرمیوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمارے احمدی ڈاکٹر صاحبان جس طرح وہ بے لوث خدمت کررہے تھے اپنی مثال آپ ہیں۔اسی طرح میئر آف داسا کی طرف سے یہاں مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو بہت بہت مبارک ہو۔

سب سے بڑی مسجد کے امام صاحب نے کہا کہ آج اس مسجد کے افتتاح پر ہم آئے ہیں ہم نے دیکھا اور خود سنا ہے کہ احمدی بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں اور وہی نماز بھی، نیز ان کی اذان روزہ اور حج بھی ہم مسلمانوں کی طرح ہیں، اسلام کے احکامات اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرتے دکھائی دیتے ہیں اور آنحضور ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے یہ ہمارے بھائی ہیں ۔ اور مَیں ان کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتا ہوں

امام ذونگو کے اس پیغام کے بعد داسا کی مسلمان کمیونٹی کے بڑے امام نے بھی کہا کہ ہم مسجد کے افتتاح پر آئے ہیں اور جماعت احمدیہ کی خوشی میں شریک ہوئے ہیں۔مسجد بنا کر انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔

امام داسا کے بعد Savalou شہر سے آئے ہوئے مسلمان کے وفد میں سے امام نے کوتوکولی زبان میں اپنی تقریر میں جماعت کا شکریہ ادا کیا ۔

ان سب کے اظہار خیالات کے بعد محترم امیر صاحب بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے سورۃ نوح کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی اور عربی و فرنچ دونوں میں تقریر کی۔آپ نے اپنی تقریر میں اس علاقہ میں جماعت کے متعلق کئے جانے والے غلط عقائد کا تفصیلاً بیان کیا اور یہ بات سمجھائی کہ ہمیشہ فتویٰ ظاہر پر لگتا ہے دلوں کی کیفیات خدا کے ساتھ ہوتی ہیں انسان کا ظاہر ہی اس کے باطن کا عکس دکھا رہا ہوتا ہے اس سلسلہ میں آپ نے حضرت اسامہؓ بن زید کا ایک کلمہ گو کو جنگ میں قتل کرنے والا واقعہ اور اس پر حضور ﷺ کی ناراضگی تفصیلاً بیان فرمائے اور نصیحت کی کہ ہم لوگوں کو انسانیت میں رہنا چاہئے اور خدا بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے کہ غیب پر بھی عبور حاصل کریں اور اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی یہی روشنی رہی ہے کہ ارکان اسلام پر عمل کرنے والے کو مسلمان سمجھتے تھے ان پر کفر کے فتوے نہیں لگاتے تھے۔اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضور ﷺ کی سنت پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

اس مختصر مگر جامع خطاب کے بعد دعا ہوئی اور آخر پر عوام وخواص کو کھانا پیش کیا گیا۔

اس استقبالیہ کے دوران ایک 35 سالہ نوجوان محمد نامی سے ملاقات ہوئی اور جماعت احمدیہ کا ذکر چلا (یہ صاحب داسا پرائمری سکول کے ٹیچر ہیں اور گزشتہ تین سال سے داسا میں رہ رہے ہیں) گفتگو میں انہوں نے ایک دلچسپ بات یہ کی کہ میں جماعت احمدیہ کو پورتونووو سے جانتا ہوں اور وہاں پر ایک دو مرتبہ مجھے زندگی میں کچھ مسائل آئے تو اپنے لوگوں سے دعا کے لئے کہا کسی نے مجھے یہ بات کہی کہ

تم احمدیہ مسجد میں جا کر دعا کرو تمہارے کام ہو جائیں گے۔ چنانچہ مَیں نے اسی طرح کیا اب گزشتہ پانچ سال سے جب مجھے کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو مَیں احمدیہ مسجد میں دعا کرتا ہوں میرا کام ہو جاتا ہے مجھے یقین ہے احمدیہ مساجد میں دعا قبول ہوتی اور احمدیہ ہسپتالوں میں شفا ملتی ہے۔ اس لیے جب مجھے دو روز قبل معلوم ہوا کہ داسا میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد تعمیر ہو گئی ہے اور اس کا آج افتتاح ہے تو مَیں چلا آیا۔

داسا میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی خوشی میں تو مکرم بونی تیسی صاحب کا بیان بھی قابل رقم ہے جو درج ذیل کی سطور میں سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

جناب بونی تیسی صاحب آجکل گورنمنٹ بینن میں M.N.A ہیں جبکہ شمالی بینن کے علاقہ نکی کے میئر بھی رہ چکے ہیں اس مسجد کی تعمیر دیکھ کر ایک دن خاص طور پر رکے اور داسا مشن ہاؤس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ داسا شہر سے جب بھی گزرتا تھا تو سوائے چرچوں اور عیسائی عبادتگاہوں کے کچھ نظر نہ آتا تھا اور ہر بار یہ آہ بھر کر گزر جاتا تھا کہ کب یہاں اسلام کا نام بولے گا اور تثلیث کے بجائے اللہ اکبر کی آوازیں یہاں گونجیں گی۔ اب اس مسجد کی تعمیر ہوتی دیکھ کر مجھے لگا ہے کہ میری آہ کی قبولیت کا وقت آن پہنچا ہے اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا کہ رک کر آپ سے ملوں اور کار خیر پر مبارک باد دوں۔

اس reception کے بعد جمعہ کی تیاری کی گئی اور اس مسجد میں پہلی بار نماز باجماعت جمعۃ المبارک ادا کی گئی۔ جسمیں بفضلہ تعالیٰ 200 سے زائد مرد وزن نے جمعہ پڑھا جبکہ دوسرے مسلمان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تو اپنی اپنی مساجد میں جا چکے تھے۔ اس افتتاحی تقریب کو وہاں کے ریڈیو نے خوب کوریج دی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کو ہمیشہ متقین سے بھر دے اور اسلام کا پیغام صحیح معنوں میں یہاں سے نشر ہوتا چلا جائے اور اسے تمام مذاہب کے لیے امن وآشتی کا مرکز بنائے رکھے۔ آمین ۞۞۞۞

جماعت احمدیہ برازیل کے
17 ویں جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر ۔ مبلغ انچارج ۔ برازیل)

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل اور احسان ہے کہ اُسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا سترہواں جلسہ سالانہ مورخہ 24 اور 25 اپریل 2010ء بروز ہفتہ اور اتوار بہت کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی اور کئی لحاظ سے یہ جلسہ بیحد کامیاب رہا۔ الحمدللہ

جلسہ میں شرکت کیلئے ایک دعوت نامہ تیار کر کے ایسے افراد کو بھجوائے گئے جن کیساتھ مختلف اوقات میں روابط ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں زبانی، بذریعہ ٹیلی فون اور بذریعہ ای میل بھی بہت سے افراد کو دعوت دی اور بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی رہی۔

جلسہ سالانہ کے ماحول کو صاف رکھنے اور مہمانوں کی رہائش گاہ کو تیار کرنے کے ضمن میں کافی عرصہ قبل وقار عمل شروع کر دئے گئے تھے۔ کئی کئی روز تک یہ وقار عمل جاری رہا۔ رنگ برنگی جھنڈیاں بھی خود ہی تیار کی گئیں جن میں خاص طور پر بچوں نے بہت شوق سے حصّہ لیا۔ مشن ہاؤس کا بڑا کمرہ جہاں جلسہ کی کاروائی ہوتی ہے بڑی خوبصورتی کیساتھ سجایا گیا تھا سامنے اسٹیج کی طرف اوپر احمدیّت اور سائڈ کی دیوار پر برازیل کا جھنڈا آویزاں کیا گیا۔ نیچے ایک طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بڑے سائز کی دلکش تصاویر لگائی گئیں۔ مختلف قسم کے خوبصورت بینرز بھی آویزاں کئے گئے جن میں بطور خاص کلمہ طیّبہ، خوش آمدید، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور اسلام ایک پُرامن مذہب قابل ذکر ہیں.

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس موقع پر نہایت ہی پر معارف اور ایمان افروز خصوصی پیغام بھجوایا۔ حضور انور نے اپنے خصوصی پیغام میں فرمایا کہ ”اس جلسہ کی بڑی غرض یہی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کی معلومات وسیع ہوں“۔ حضور انور نے برازیل کی دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچانے کے لئے فرمایا کہ ”آپ میں سے ہر احمدی کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ اس ملک میں احمدیت کی ترقی کے لئے عظیم الشان جدوجہد کرے اور اس ملک کے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہے“۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 24/اپریل بروز ہفتہ رات 6 بجے شروع ہوا جس کی صدارت امریکہ سے آئے ہوئے مکرم شفیق احمد ملک صاحب آرکیٹیکٹ امریکہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیّت بیان کی اور بتایا کہ یہ جلسہ دنیاوی جلسوں کی مانند نہیں ہے بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر خاص مقصد کیلئے اس کی بنیاد رکھی تھی اور اس میں شامل ہونے والوں کے لئے آپ نے بہت درد اور الحاء کے ساتھ دعائیں کی ہیں۔ پس بہت ہی مبارک اور خوش نصیب ہیں جو دور ونزدیک سے اپنے آراموں اور کاموں کا حرج کر کے بھی شامل ہوتے ہیں۔

مکرم شفیق ملک صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں برازیل میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کے ضمن میں دلچسپ تفاصیل بتائیں اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ کونسل میں جو درخواست مسجد کی منظوری کی دی ہوئی ہے اس میں کوئی روک نہیں ہے۔

امسال جلسہ سالانہ کے لئے جو موضوع مقرر کیا گیا تھا وہ تھا ”مذہب کی اہمیت“۔ چنانچہ ہمیشہ کی طرح امسال بھی دوسرے مذاہب کے نمائندگان کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ تین نمائندگان نے شرکت کی۔

اختتامی اجلاس کا باقاعدہ اجلاس مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب صدر جماعت احمدیہ نیو جرسی امریکہ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے جماعت احمدیہ کے تعارف اور عالمگیر ترقی کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ اسلام کے لفظی معنی امن کے ہیں اور احمدیت اسلام کی ہی ایک پُرامن جماعت ہے۔ اور آج یہ جماعت دنیا کے 195 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اس کے بعد مکرم شفیق احمد ملک صاحب نے اسلام میں مساجد کی تعمیر اور اس کی اہمیت پر نہایت جامع تقریر کی اور بتایا کہ مساجد کی تعمیر کا مقصد خدا کی عبادت ہے۔

اس کے بعد سب سے پہلے مقامی کونسل سے آنے والے معزز مہمان Mr. Thiago Damaceno نے حاضرین کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس جلسہ میں دعوت دینے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ جس کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندگان نے باری باری تقاریر کیں۔

نمائندگان مذاہب کی تقاریر کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اور پھر سب آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اسلام احمدیت کا تعارف کروایا۔

آخر میں مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب کی اختتامی دعا سے یہ جلسہ بہت کامیابی کیساتھ انتہائی خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 80 کے قریب افراد نے شرکت کی جس میں احمدیوں کی تعداد 20 تھی باقی سب مقامی غیر مسلم افراد تھے جو مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے اور دوسرے شہروں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کے مثبت اثرات مرتّب فرمائے. بہتوں کیلئے ہدایت کا موجب بنائے نیز ہمیں بیعتوں کے اعتبار سے بھی کامیابی عطا کرے. آمین ۞۞۞

سانحۂ لاہور اور واقعۂ سیالکوٹ کے اجتماعی ردّعمل کا فرق

(جمیل احمد بٹ ۔ کراچی)

گزشتہ دنوں سیالکوٹ میں دو نوجوان ڈاکو ہونے کے الزام میں ایک مجمع کے غیظ وغضب کا نشانہ بن کر انتہائی بربریت اور درندگی کے ساتھ لقمہ اجل ہو گئے۔ کسی ملزم کا یوں ہجوم کے ہاتھوں ماورائے قانون مارے جانے کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں تھا۔ مختلف شہروں میں اور مختلف وجوہات سے کبھی ڈاکو کہہ کر، کبھی توہین رسالت کا مجرم گن کر پہلے بھی ہجوم نے نامزد ملزمان کو مار مار کے ہلاک کیا ہے اور انسانی لاشوں کی بے حرمتی کی ہے حتیٰ کہ انہیں جلایا بھی ہے۔

یہ واقعہ اس وقت میڈیا میں سرفہرست ہے اور پہلے کی طرح اس کی مذمت کے ساتھ ساتھ اس کے عوامل کی نشاندہی اور ممکنہ ذمہ داروں کا تعین ہو رہا ہے۔ یہ توجیہات عام ہیں کہ اربابِ حکومت کی نااہلی اور بددیانتی کے سبب عوام کو مسلسل محرومیوں کا سامنا ہے جس نے غصہ اور عدم برداشت کو ان کے مزاج کا حصہ بنا دیا ہے۔ ملک میں جگہ جگہ اور اکثر ہونے والے جھگڑے، فساد، سرپھٹول، گھر اور مدرسہ میں تشدد یہ سب اسی مزاج کے آئینہ دار ہیں۔ پھر کیونکہ لوگ دیکھتے ہیں کہ پولیس اور ملکی نظام عدل میں قرار واقعی اور فوری انصاف ملنا ممکن نہیں اس لئے جب موقع مل جائے تو وہ ملزم کو خود کیفر کردار تک پہنچانا بہتر جانتے ہیں کہ قضیۂ زمین برسر زمین۔ غرضیکہ بحیثیت مجموعی اب پاکستانی معاشرے میں غیظ وغضب کا اظہار اتفاقیہ نہیں بلکہ معمول کے مطابق ایک ردعمل ہے۔

اس پس منظر میں وہ ردعمل مختلف اور حیران کن ہونے کے ساتھ ساتھ یقیناً غیر معمولی تہذیب وشائستگی سے مرصع اور انتہائی اعلیٰ انسانی اقدار کا حامل تھا جو اس واقعہ سے 80 دن قبل 28/مئی کو لاہور کی احمدیہ مساجد میں موجود سینکڑوں عبادت گزاروں نے اس وقت ظاہر کیا جب خودکش جیکٹ پہنے ہوئے اور گولیاں برساتے کلاشنکوف بردار دو دہشت گردوں کو چند احمدیوں نے اپنی جان پر کھیل کر نہتے ہاتھوں قابو کر لیا اور پھر بغیر کوئی نقصان پہنچائے ان مجرمان کو قانون کے محافظین کے سپرد کر دیا۔

ان سب افراد کا یہ یکساں ردعمل بے ساختہ اور ان کا اپنا تھا کہ اس وقت انہیں مربی صاحب اور صدر صاحب حلقہ کی رہنمائی میسر نہ تھی کیونکہ وہ پہلے ہی ان دہشت گردوں کے ہاتھوں اپنی جان قربان کر چکے تھے۔ پھر یہ دہشت گرد محض ملزم نہ تھے بلکہ انہوں نے پکڑنے والوں کی نگاہوں کے سامنے ان کے 20 پیاروں کو قربان اور بیسیوں کو گولی مار کر شدید زخمی کر دیا تھا بلکہ خود ان بچ جانے والوں کو بھی جان سے مار دینا ان کا بد ارادہ تھا۔ بیت النور میں موجود سینکڑوں افراد میں سے کئی ان فوت شدگان اور زخمیوں کے خونی رشتہ دار تھے جبکہ یہ سب کے سب ایک دوسرے سے محبت کے اس مضبوط رشتہ میں بھی بندھے ہوئے تھے جو اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے اور یوں ہر جانے والا ان کو اتنا ہی پیارا تھا جیسے ماں جایا اور زخمیوں کے دکھ اور تکلیف کو وہ اپنے وجودوں میں اسی طرح محسوس کرتے تھے جیسے وہ خود زخمی ہوں۔ پھر وہ اس بات سے بھی آگاہ تھے کہ ملکی قانون میں گزشتہ 36 سال سے ان پر حصول انصاف کی راہیں بند ہیں اور اس عرصہ میں ان کی جانوں سے کھیلنے والا ایک بھی ظالم اور قاتل قانون کی گرفت میں نہیں آیا ہے۔

اس سب کے باوجود ان احمدیوں کا اجتماعی ردعمل نہ صرف کسی بھی غصہ سے کلیتًا پاک تھا بلکہ انتہائی صبر ورضا کے ساتھ قانون کی پاسداری، تہذیب اور اعلیٰ اخلاق کے ان تمام روشن رنگوں سے آراستہ تھا جو قرآن کریم کی اصل تعلیم ہے اور جسے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی سنت مبارکہ سے قائم فرمایا۔ اور جسے آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس زمانہ میں از سر نو زندہ کیا۔

غیظ وغضب سے بھرپور اس معاشرہ کا حصہ ہونے کے باوجود ان احمدیوں کا اس قدر تحمل اور برداشت کا اظہار اور اس کڑے وقت میں بھی دینی تعلیمات کی پاسداری اور ان پر عمل کی قوت پانا دراصل وہ انعام ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کے صلہ میں عطا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے حق میں فرماتا ہے: اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ آیت 158)

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

تقویٰ، ہدایت، خدا سے تعلق اور صبر پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے: ”بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو...... جس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 414)

پس اگر خدا کا ڈر ہوگا تو خدا کے فرستادہ کی بات کو سننے اور مان کر ہدایت پانے کا راستہ کھل جائے گا۔ ہدایت کے نتیجہ میں خدا سے تعلق ہوگا اور اس تعلق سے صبر وسکون نصیب ہوگا۔ اس آسمانی طریق کو اپنانے کے سوا معاشرے سے ظلم وبربریت، جھوٹ، ناانصافی، حق تلفی، قتل وغارت اور لوٹ مار کے خاتمہ کی اور کوئی راہ نہیں ہے۔

۞۞۞۞۞۞

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت عطاء الٰہی صاحبؓ

حضرت مسیح موعودؑ کے 313 اصحاب میں شامل حضرت عطاء الٰہی صاحبؓ غوث گڑھ تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ کے زمیندار تھے۔آپ کے والد ماجد کا نام فتح محمد صاحب تھا۔روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/ جولائی 2008ء میں آپؓ کا مختصر ذکرخیر شائع ہوا ہے۔

حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری کے ذریعہ آپ کو احمدیت کی حقانیت کا علم ہوا۔آپ نے 25 جولائی 1890ء کو بیعت کی۔ رجسٹر بیعت اُولیٰ میں آپ کی بیعت 201 نمبر پر درج ہے۔حضورؑ نے ''آئینہ کمالات اسلام'' میں آپ کا نام جلسہ سالانہ 1892ء میں شامل اصحاب میں درج فرمایا ہے۔آپؓ کی وفات غوث گڑھ میں ہوئی اور وہیں مدفون ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29 ستمبر 2008ء میں مکرمہ ط۔بشیر صاحبہ کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں وہ اپنے والد محترم چوہدری عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ کا ذکرخیر کرتی ہیں۔

محترم عبدالمجید صاحب 18 ستمبر 1937ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کے والد بسلسلہ ملازمت مختلف مقامات پر مقیم رہے اس لئے تعلیم کا سلسلہ بھی اُن مقامات پر جاری رہا۔بی ایس سی کرنے کے بعد ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔1964ء میں چچازاد سے رشتہ ازدواج قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا بطور اولاد عطا کئے۔آپ نے نہ صرف اپنی بیوی اور بچوں کے حقوق نہایت شفقت سے ادا کئے بلکہ دیگر رشتہ داروں کا بوجھ اٹھانے میں بھی ہر پہلو سے تعاون کیا اور صلہ رحمی کا حق ادا کردیا۔

مقامی طور پر قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصاراللہ، قاضی جماعت کے طور پر کام کیا۔مرکزی قضاء بورڈ کے بھی رکن رہے۔ اپنے پیشہ کے حوالہ سے ہمیشہ خدمت دین کیلئے مستعد رہتے۔ افراد جماعت پر مقدمات قائم ہوتے تو اُن کی پیروی کیلئے دیگر جماعتی وکلاء کی حتی الوسع مدد کرتے۔آپکا چیمبر ربوہ سے آنے والے جماعتی عہدیداروں اور جماعتی وکلاء کا مرکز ہوتا۔

قرآن مجید سے محبت مثالی تھی۔ اپنی انتہائی مصروفیات میں بھی علی الصبح قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھتے۔حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ بھی روزانہ کے معمولات میں شامل تھا۔اپنے بچپن کا واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ان کے سکول میں ایک مخالف کا آنا ہوا۔ہیڈ ماسٹر صاحب مختلف بچوں کو ملوا رہے تھے۔ آپ کے بارہ میں بتایا کہ یہ بچہ ہے تو بہت ذہین لیکن بدقسمتی سے مرزائی ہے۔اُس مخالف کے منہ سے نکلا کہ بچے کا کیا قصور اس کو جیسا اس کے والدین بنادیں۔ اتفاقاً جب آپ نے وکالت کی پریکٹس شروع کی تو اسی شخص سے آپ کا سامنا ہوگیا۔آپ نے اس سے کہا کہ مجھے تو احمدی آپ نے بنایا ہے۔وہ شخص حیران ہوکر دیکھنے لگا تو آپ نے اس کو اپنے بچپن کی بات سنائی اور کہا کہ اُسی بات کے نتیجے میں ہی میں نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کردیا اور احمدیت کی حقیقت اور صداقت کو خود پرکھا۔

حضرت رسول بی بی صاحبہؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 ستمبر 2008ء میں مکرمہ م۔نصیر چوہدری صاحبہ نے اپنی نانی حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کا تفصیلی ذکرخیر کیا ہے۔

حضرت رسول بی بی صاحبہؓ بنت حضرت چوہدری محمد حسین صاحبؓ 28 دسمبر 1898ء کو تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں۔پہلی دفعہ 1905ء میں اپنے والدین اور دو بھائیوں کے ساتھ قادیان گئیں۔آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ ہم بچے اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر اترے تو میں نے اور میرے چھوٹے بھائی نے رونا شروع کردیا۔حضرت صاحب نے باہر آکر رونے کی وجہ پوچھی تو والدہ نے بتایا کہ انہیں بھوک لگی ہے۔تھوڑی دیر بعد لنگر خانہ سے دال اور روٹی آ گئی جو ہم بچوں نے تو کھالی لیکن ہماری والدہ نے کھانا نہ کھایا۔حضرت مسیح موعودؑ جب دوبارہ اُدھر سے گزرے تو فرمانے لگے چوہدرانی کچھ ناراض ہے۔ ہماری والدہ نے کہا میں دال نہیں کھاتی میرے پیٹ میں درد ہوجاتا ہے۔اس پر آپؑ نے ملازمہ سے کوئی اَور چیز لانے کا ارشاد فرمایا۔ ایک اور موقع پر جب میں اپنی والدہ کے ساتھ قادیان گئی تو حضرت اماں جانؓ کے پاس دو ٹوکریاں پڑی تھیں۔ایک میں دال اور ایک میں پھلیاں تھیں۔ میں نے آہستہ سے اپنی والدہ سے کہا کہ میں نے دال لینی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا ''یہ دال مانگتی ہے اسے دال دیں'' اس پر حضرت اماں جاں نے مجھے ایک مٹھی دال دی۔ مجھے کئی بار حضور علیہ السلام کو ہاتھ لگانے اور آپؑ کے پاؤں دبانے کا موقع بھی ملا۔

آپؓ کی شادی 1914ء میں وزیرآباد کے ایک نواحی گاؤں لویری والا میں مکرم چوہدری غلام حسن صاحب وڑائچ سٹیشن ماسٹر کے بیٹے مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب سے ہوئی۔ وہ بھی پیدائشی احمدی تھے۔شادی کے وقت کالج میں زیر تعلیم تھے۔ پھر ایک سال بعد وہ مزید تعلیم کی خاطر امریکہ چلے گئے اور سات سال بعد شکاگو یونیورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرکے واپس لوٹے اور بطور چیف انجینئر ہندوستان کی مختلف سیمنٹ فیکٹریوں میں کام کرتے رہے۔

حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کی تعلیم صرف پرائمری تھی لیکن بہت ذہین اور معاملہ فہم تھیں۔غریب پرور اور مہمان نواز تھیں۔کوئی کام ایسا نہ تھا جو آپ کو نہ آتا ہو۔ سلائی کڑھائی، چارپائی بننا، ازار بند بنانا غرض ہر قسم کے کام کرلیا کرتی تھیں۔خوشخط بہت تھیں اور اردو اہل زبان کی طرح بولتی تھیں۔اپنے سسرال کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک رکھا۔ ساس سسر کی وفات کے بعد اپنی نندوں اور دیور کی شادی کے فرائض سرانجام دیئے۔آپؓ کے ہاں تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اپنے سارے بچوں کو قرآن کریم خود پڑھایا اور جب بچے سکول جانے کے قابل ہوئے تو اُن کی تعلیم کے لئے تمام آسائشیں چھوڑ کر قادیان کرایہ پر مکان لے کر رہائش اختیار کی۔

آپؓ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری عبدالرحمٰن (المعروف سی۔ اے رحمٰن) نے گوجرانوالہ میں کامیاب وکالت کی۔1971ء میں امیر ضلع گوجرانوالہ مقرر ہوئے اور 1974ء کے پُرآشوب دور میں غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔ماہر قانون دان تھے اور سپریم کورٹ تک آپ کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جاتا تھا۔خدمت دین کے لئے ہروقت حاضر رہتے۔

حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کے ایک بیٹے کی 1985ء میں اچانک وفات ہوگئی جس پر آپؓ نے صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔آپؓ باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والی دعاگو خاتون تھیں اور اکثر سچی خوابیں دیکھا کرتی تھیں۔اپنے ایک جوان بیٹے کی وفات پر بہت صبر کا نمونہ پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میں اپنی طاقت کے مطابق اپنے اس بیٹے کی وفات پر صبر کروں گی لیکن میری زندگی میں مجھے اپنے کسی اور بچے کا دکھ نہ دکھلانا۔کچھ عرصہ بعد آپ کی ایک بیٹی لندن میں اتنی شدید بیمار ہوگئیں کہ مختلف اعضاء نے کام کرنا چھوڑ دیا اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کرکے علاج بند کردیا۔ اپنی بیٹی کی اس بیماری کی خبر جب آپؓ کو ملی تو کہتی ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا عہد یاد دلا کر اس کے حضور التجاؤں میں مصروف ہو گئی۔ چنانچہ ڈاکٹروں کے مطابق ایک مردہ جسم کے اندر زندگی کے آثار نمایاں ہوئے جو ایک معجزہ ہے۔ڈاکٹر حیران تھے کہ یہ سب کیسے ہو رہا ہے؟ ان کی یہ بیٹی خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور مکمل صحت کے ساتھ اپنے تمام کام کر رہی ہیں۔

اسی طرح بڑے بیٹے مکرم سی۔اے رحمٰن صاحب ایڈووکیٹ پندرہ سال تک دل کے بائی پاس کے بعد جگر کے سرطان جیسے مرض میں مبتلا رہے لیکن اس خطرناک بیماری کے باوجود ہر ہفتے لاہور سے ربوہ آکر صدر قضاء بورڈ کی ذمہ داری کو نبھاتے رہے اور اس کے ساتھ گوجرانوالہ اور لاہور میں بھی بھرپور طریقے سے اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں پوری کرتے رہے۔ یہ سب حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کی زندگی میں ہوتا رہا۔ لیکن آپؓ کی وفات کے بعد اُن کی صحت بگڑنی شروع ہوئی اور ایک سال بعد ہی وفات ہوگئی۔

حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کے خاندان میں احمدیت آپکے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحبؓ کے ذریعے آئی تھی۔آپؓ نہایت دعاگو صاحب رویاء و کشوف بزرگ انسان تھے۔کوئی نماز گریہ وزاری سے خالی نہ ہوتی۔بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی قبر پر یہ شعر کندہ ہے۔

میری طرح نہ اک دن ابرِ بہار رویا
وہ ایک بار رویا میں لاکھ بار رویا

ابتداء میں ہی نظام وصیت پر لبیک کہتے ہوئے تیسرے حصہ کی وصیت کی۔ آپؓ حضرت نواب محمد الدین صاحبؓ (جنہیں ربوہ کا قطعہ اراضی خریدنے کے لئے خدمات بجالانے کی توفیق نصیب ہوئی) کے چھوٹے بھائی تھے۔ مالی قربانی میں نمایاں طور پر حصہ لینا آپ کا ایک خاص وصف تھا۔آپؓ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق تھا۔اپنے دو بیٹوں کی شادیاں حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے اپنے غیرمبائع دیور کی بیٹیوں سے کیں اور اپنی بہوؤں کی ایسے پیار سے تربیت کی کہ دونوں بہوئیں نظام وصیت سے بھی وابستہ ہوگئیں۔

1988ء میں آپؓ کو اپنے بیٹے مکرم سی۔اے رحمٰن صاحب کے ہمراہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کا موقع ملا۔ اسی طرح 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ قادیان تشریف لائے تو حضورؒ کی ہدایت پر آپؓ کو خواتین کے جلسہ گاہ میں سٹیج پر بٹھایا گیا اور حضور نے خواتین کو ہدایت فرمائی کہ: ''آپ کے درمیان سٹیج پر ایک صحابیہ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ موجود ہیں۔ان کی زیارت کریں اور ان سے ملاقات کرکے برکت حاصل کریں۔''

قادیان میں دوران ملاقات آپؓ نے حضورؒ سے اپنی خرابی صحت کا تذکرہ کیا اور خاتمہ بالخیر کی درخواست کی جس پر حضورؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ''میں تو آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ آپ تین صدیوں کو ملانے والی بنیں۔'' یہ دعا بڑی شان سے پوری ہوئی اور آپؓ کی وفات 30 جنوری 2000ء کو ہوئی۔

رسالہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جولائی تا ستمبر 2008ء میں ''صدی کی بات!'' کے عنوان سے مکرم ایچ۔آر۔ساحر صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

یہ ذکر ماہ و سال نہیں ، ہے صدی کی بات
اک کارواں کی بات ہے یہ، اک حُدی کی بات
لے کے ہر اک کا غیض، اسے دے کے لطفِ جاں
بیگانۂ مزاجِ سگانِ رہِ نہاں
مانند جوئے شیر ہے وہ کارواں ۔ رواں!
رہنِ شکست ہوگئی کبر و انا کی اَوج
تختوں پہ کھینچی گئی شاہوں کو ان کی فوج
مغرور ناخدا ہوئے غرقاب سوئے موج
نوبت بجاں ہے نشأۃِ دیں آسمان سے
تم سے یہ رُک نہ پائے گا مکر و گمان سے
یہ تیر چل چکا ہے قضا کی کمان سے!

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
24th September 2010 – 30th September 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273 or fax +44 20 8874 8344

Friday 24th September 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:55 Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th July 1994.
02:40 Historic Facts
03:15 MTA World News & Khabarnama
03:50 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1994.
05:30 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Historic Facts
06:55 Zinda Log
07:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 7th November 2009.
08:30 Siraiki Service
09:00 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 13th May 1994.
10:05 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahabiyat-e-Rasool
12:00 Live Friday sermon
13:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30 Zinda Log
14:00 Bengali Service
15:00 Real Talk
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Friday Sermon [R]
17:30 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 10th October 2004.
18:05 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:40 Insight & Science and Medicine Review
22:10 MTA Variety
22:40 Reply to Allegations [R]

Saturday 25th September 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:25 Tilawat
00:35 International Jama'at News
01:25 Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th August 1994.
02:40 MTA World News & Khabarnama
03:10 Friday Sermon: rec. on 24th September 2010.
04:15 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35 Jalsa Salana UK 2009: opening address delivered by Huzoor on 24th July 2009.
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 25th July 1997.
09:45 Friday Sermon [R]
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Zinda Log
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Live poem competition
15:40 Yassarnal Qur'an
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Live Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:15 Yassarnal Qur'an [R]
18:35 Live Arabic Service
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 7th November 2009.
22:10 Rah-e-Huda [R]
23:45 Friday Sermon [R]

Sunday 26th September 2010

01:00 MTA World News & Khabarnama
01:30 Tilawat
01:45 Yassarnal Qur'an
02:00 Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th August 1994.
03:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:20 Friday Sermon: rec. on 24th September 2010.
04:30 Zinda Log
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class with Huzoor, recorded on 8th November 2009.
07:25 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:00 Faith Matters
09:05 Jalsa Salana UK 2009: an address delivered by Huzoor on 25th July 2009, from the ladies Jalsa Gah.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered on 29th June 2007.
12:05 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
12:30 Zinda Log
13:05 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class [R]
16:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Faith Matters [R]
17:25 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 MTA World News
18:20 Live Arabic Service
20:25 MTA Variety
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class [R]
21:55 Friday Sermon [R]
23:10 Ashab-e-Ahmad

Monday 27th September 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:20 Tilawat
00:30 Yassarnal Qur'an
00:50 International Jama'at News
01:20 Zinda Log
01:55 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th August 1994.
02:55 MTA World News & Khabarnama
03:30 Friday Sermon: rec. on 24th September 2010.
04:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) October 1998.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log
07:35 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 5th December 2009.
08:40 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th August 1998.
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 16th July 2010.
11:15 Jalsa Salana Speeches: a speech by Zaheer Ahmad Khadim on Ahmadiyyat.
11:50 Tilawat
12:00 International Jama'at News
12:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 11th September 2009.
15:15 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Live Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th September 1994.
20:50 International Jama'at News
21:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
22:25 Jalsa Salana Speeches [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Tuesday 28th September 2010

00:05 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th September 1994.
02:40 MTA World News & Khabarnama
03:10 Zinda Log
03:35 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th August 1998.
04:35 Jalsa Salana UK 2009: an address delivered by Huzoor on 25th July 2009.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Science and Medicine Review & Insight
07:05 Zinda Log
07:30 Spectrum; a programme on HIV and Aids.
08:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class with Huzoor, recorded on 6th December 2009.
09:05 Question and Answer Session: recorded on 18th October 1998.
10:10 Indonesian Service
11:05 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 13th November 2009.
12:00 Tilawat
12:15 Zinda Log
12:40 Science and Medicine Review & Insight
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009.
15:25 Historic Facts
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 24th September 2010.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam class [R]
22:15 Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
23:10 Real Talk

Wednesday 29th September 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 Dars-e-Malfoozat
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th October 1994.
02:20 Learning Arabic: lesson no. 19.
02:50 MTA World News & Khabarnama
03:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:50 Question and Answer Session: recorded on 18th October 1998.
05:00 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 4th October 2009.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Art Class: with Wayne Clements.
07:05 Zinda Log
07:25 Atfal Rally: held in Rabwah.
08:25 Question and Answer Session: recorded on 14th November 1998. Part 1.
09:20 Indonesian Service
10:20 Swahili Service
11:30 Tilawat
12:40 Zinda Log
12:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 21st February 1986.
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Jalsa Salana UK 2009: concluding address delivered by Huzoor on 26th July 2009.
14:40 Rah-e-Huda
16:10 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:40 Faith Matters
17:55 MTA World News
18:15 Arabic Service
19:20 Real Talk
20:05 Dars-e-Hadith
20:20 Atfal Rally [R]
21:15 Jalsa Salana UK 2009 [R]
22:05 From the Archives [R]
23:05 MTA World News & Khabarnama
23:40 Tilawat & Dars-e-Hadith

Thursday 30th September 2010

00:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th November 1994.
01:15 Jalsa Salana UK 2009: concluding address delivered by Huzoor on 26th July 2009.
02:05 MTA World News
02:20 Atfal Rally: held in Rabwah.
03:25 Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:50 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 21st February 1986.
04:40 Art Class: with Wayne Clements.
05:10 Jalsa Salana UK 2009 [R]
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:15 Zinda Log
08:10 Faith Matters
09:15 English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 7th May 1994.
10:25 Indonesian Service
11:25 Pushto Service
12:20 Tilawat
12:30 Zinda Log
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 24th September 2010.
14:05 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th November 1994.
15:20 Masih Hindustan Main [R]
16:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:35 Dars-e-Malfoozat
16:55 English Mulaqat [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 13th February 2010.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 17 September, 2010 | Issue No. 38

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ بیلجیم وجرمنی، جون 2010ء کی مختصر رپورٹ

البانیہ، کوسووو، سربیا اور میسیڈونیا کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات۔

خلافت سے محبت و فدائیت اور جلسہ سالانہ کے متعلق نیک تأثرات کا اظہار

انفرادی ملاقاتیں۔ تقریب رخصتانہ میں شرکت۔ تقریب بیعت

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

نویں قسط

گزشتہ سے پیوستہ رپورٹ

28/جون 2010ء:

البانیا اور کوسووو کے وفود کی ملاقات

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق البانیا (Albania) اور کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ ملک البانیہ سے امسال 15 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔

❁......البانیا سے آنے والے ایک احمدی دوست نے بتایا کہ آٹھ سال سے احمدی ہوں اور پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ پر آیا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں۔ خدا تعالیٰ کا بہت شکرگزار ہوں کہ جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں۔ بیعت کرنے کے بعد اب خدا تعالیٰ نے جلسہ میں شامل ہونے اور حضور انور سے ملنے کی توفیق دی ہے۔ میری پوری فیملی احمدی ہو چکی ہے۔ جماعت کی تعلیمات سے متأثر ہو کر احمدی ہوا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہی اس وقت دنیا میں حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور نے ان سے فرمایا کہ آپ نے نماز سیکھی ہے، پڑھنی شروع کی ہے، قرآن کریم پڑھنا شروع کیا ہے؟ فرمایا نماز پڑھیں پھر آپ صحیح اور مضبوط احمدی بنیں گے۔

البانیا کے مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ان کی دو بیٹیاں ترکی گئی ہیں وہاں انہوں نے اسلامی تعلیم سیکھی اور اس طرح ان کے گھر میں دینی ماحول بنا اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ان کی دونوں بیٹیاں ہی ان کے قبول احمدیت کا موجب بنی ہیں۔

حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پہلے مسلمان ہونے اور پھر احمدیت قبول کرنے میں کیا فرق ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ایسے محسوس ہوتا ہے کہ خدا کا قرب اب حاصل ہوا ہے۔ خدا کو اپنے قریب محسوس کرتا ہوں۔

❁......البانیا سے آنے والے ایک اور دوست جو ایڈووکیٹ ہیں انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال بھی جلسہ پر آئے تھے اور پھر واپس جا کر مع اہلیہ بیعت کی تھی۔ ہم نے حضور انور سے بچے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ اب اہلیہ امید سے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رمضان المبارک میں دعا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے صحیح راستہ دکھائے۔ چنانچہ 27/رمضان سے قبل خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے اور بہت سارے لوگ ہیں۔ سب ایک قطار میں ایک لائن میں ایک طرف جا رہے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے پاکستانی دوست بھی ہیں۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس بلندی کی طرف جا رہے ہیں۔ پاکستانی دوستوں کا ہونا میرے لئے سچائی کی دلیل تھی۔ چنانچہ مَیں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کر لی۔

❁......ایک اور دوست Mr.Ferdin Licaj نے بتایا کہ ساؤتھ البانیا سے ہوں۔ لیکن آج کل ملک کے دارالحکومت ترانہ (Tirane) میں مقیم ہوں۔ میری فیملی مذہب اسلام کی پابند نہیں تھی لیکن ملک میں کمیونزم آنے کے باوجود ہمارا دل ایمان سے خالی نہیں ہوا۔ مَیں قرآن کریم پڑھتا رہا، لٹریچر پڑھتا رہا، نمازیں بھی پڑھتا تھا اور روزے بھی رکھتا تھا۔ اللہ کی تقدیر نے مجھے جماعت احمدیہ کے دو مبلغین سے ملوایا۔ مَیں نے اپنے ایک دوست کے ذریعہ ان سے رابطہ کیا اور لٹریچر حاصل کیا اور پڑھنا شروع کیا۔ مَیں فوراً سمجھ گیا کہ یہ وہی جماعت ہے جس کا مجھے حصہ بننا چاہئے۔ اب جلسہ سالانہ کے دوران میرا یہ خیال اور بھی مضبوط ہو گیا۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے نہ صرف پکّا مسلمان بنائے بلکہ ایک پکّا احمدی بنائے اور میری ساری فیملی کو احمدی بنائے۔

آج مَیں بے انتہا خوش قسمت ہوں کہ حضور کے سامنے بیٹھا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ بہت جلد جماعت کا ممبر بنوں گا۔

حضور انور نے فرمایا، اللہ آپ کو قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔ چنانچہ ملاقات کے بعد انہوں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اسی روز نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پائی۔

❁......ایک البانین دوست نے بتایا کہ وہ تیسری مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں اور اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ یہ اسلام کی سچی تعلیم کو سمجھنے لگ گئے ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔

❁......ایک اور البانین دوست عبدالرحمٰن صاحب نے بتایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے احمدی ہیں۔ ایک بیٹا بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا بڑا خاندان ہے۔ اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دو بیٹوں نے احمدیت کے بارہ میں خواب دیکھی تھی جس سے احمدیت قبول کرنے میں تقویت ملی ہے۔ بیٹے نے دیکھا کہ ایک جگہ پر بہت سے لوگ ہیں، داڑھیوں والے ہیں اور آپس میں لڑ رہے ہیں۔ سامنے دوسرے میدان میں کچھ لوگ ہیں سفید لباس پہنے ہوئے لیکن بڑے پُر امن ہیں اور منظّم ہیں۔ خواب میں ہی پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو بتایا گیا کہ یہ احمدیہ جماعت ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ہماری فیملی 12 ممبران پر مشتمل ہے۔ مَیں اور میرا بیٹا احمدی ہیں۔ باقی بھی انشاء اللہ ہو جائیں گے۔

❁......شمالی البانیا سے تعلق رکھنے والے ایک علاقہ کے امام مسجد بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیشہ ہی خواہش رہی کہ اُمّت مسلمہ ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو۔ اُمّت مسلمہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو ایک امام حاصل ہے اور جو خلافت کی نعمت سے سرفراز ہے۔ مَیں نے حضور کو MTA پر دیکھا ہے، اپنے گھر میں آپ کو دیکھا ہے۔ مَیں جماعت کی تعلیمات سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ شکرگزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کا موقع دیا ہے اور جماعت کی تعلیمات کو زیادہ گہرائی سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ابھی مَیں آپ کی جماعت کا ممبر نہیں ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک دل کی پوری طرح تسلّی نہ ہو اس وقت تک کسی چیز کو قبول کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ اپنی پوری تسلّی کر لیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ امید ہے جب سمجھ کر قبول کریں گے تو بہت سے پرانے احمدیوں سے آگے نکل سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے حق کو سمجھ کر، پڑھ کر قبول کیا ہوگا۔

ملک کوسووو (Kosovo) سے امسال گیارہ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔

❁......وفد کے ایک ممبر ڈاکٹر عیسیٰ رستمی صاحب میڈیکل ڈاکٹر ہیں اور پرانے احمدی ہیں۔ ان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے حج پر جانا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے چھوٹے بھائی موسیٰ رستمی صاحب جو جماعت کے صدر بھی ہیں وہ گزشتہ سال حج پر گئے تھے۔ میرا ابھی جان کا ارادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی جائیں۔

حضور انور نے موسیٰ رستمی صاحب سے فرمایا کہ اب تو آپ نے حج کر لیا ہے۔ اب تو مولوی نہیں کہتے ہوں گے کہ احمدی حج پر نہیں جاتے۔ تو موسیٰ رستمی صاحب نے عرض کیا کہ مولویوں کے پاس ہر وقت کچھ نہ کچھ کہنے کے لئے موجود ہوتا ہے۔

❁......کوسووو سے آنے والے وفد کے رکن Mr. Mentor Ismajli نے حضور انور کے استفسار پر فرمایا کہ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی اور وہ سکول ٹیچر ہیں۔ جلسہ کے بارہ میں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ میرے جذبات ایسے ہیں کہ مَیں ان کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جلسہ سالانہ تو بہت سی برکات سمیٹے ہوئے آیا۔ جب انہوں نے یہ الفاظ کہے تو ان کے چہرے پر عقیدت وجذبات کے آثار نمایاں تھے۔ حضور انور نے فرمایا ان کے جذبات ان کے چہرے سے نظر آ رہے ہیں۔

❁......وفد کے ایک اور ممبر Mr.Mustafa Valdon نے بتایا کہ وہ بینک میں کام کرتے ہیں اور انگلستان میں ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ اب کوسووو کے حالات بہتر ہیں۔

❁......وفد میں شامل ایک دوست Shabani Mr.Hajzer صاحب تھے۔ انہوں نے بتایا کہ بوزنیا میں 1999ء میں بیعت کی تھی۔ احمدی ہونے سے قبل وہ امام مسجد تھے اور اب امامت چھوڑ دی ہے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ احمدیوں کا تو حق ہے کہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں